اور جب وہ اسپارتا کے رهنیوالوں کے نزدیک آیا اهل مجلس سب اُسکي تعظیم کو اُتهے اور اپنے بیچ میں بتهائے اُس وقت میں لیسندر نام ایك شخص نے آکر کہا کہ اسپار تا ملک میں بورها هونا کیا هي خوب هی *

جب لیکرگس نے اپنے ملک میں اسطرح کا آئین مقرر کیا چاها کہ لوگ اسیطرح پر چلیں اور اسکے برخلاف کبهي عمل نکریں اور اُسکے سب آئین همیشه جاري رهیں اسلئے اپنے ملك کے لوگوں سے کہا ابتلک یهه آئین پورا نهیں هوا ایك چیز باقي هی اُسے لانے کے لئے مجهے ایك جگهه جانا ضرور هوا * جانے کے آگے لوگوں کو سخت قسمیں کهلا کے اُنسے یهه اقرار کروایا کہ میرے آنے تلك ایك آئین کو بهي کسي طرح بدل نکروگے بعد اُسکے وهانسے چلا گیا پهر نهیں آیا اور جب بالیقین جانا کہ میرے آئین میں سے ایك بهي نهیں بدلیگا اور لوگوں کو اُسسے فائدہ اور آرام پهنچیگا تب ڈلپهس موضع میں جاکے اپنے تئیں آپ هلاك کیا *

لیکرگس نے جس کام کے لئے اپنے شهر کے

لوگوں کو سخت قسم کھلا کے اُنسے اقرار کروایا تھا وہ کام بجا رہا اور جب تک وہانکے لوگ اپني شرافت اور نجابت پر باقي تھے اپني قسم کا پاس کرتے رہے • شہر اسپارتا پانسو برس تک آرام اور خوبي کے ساتھہ رہا بہُت دنوں کے بعد اُس آئین کي خوبي جاتي رہي اور وہاں بد کارياں ہونے لگیں اور روز بروز بڑھنے لگیں اور جتني اگلي رسمیں وہاں تھیں اُسکا نشان بھي باقي نرہا • اب وہ ملک گریک کے دوسرے ملکوں کے ایسا تُرکوں کے تصرُّف میں آیا اور وے وہاں بادشاهي کرتے ہیں اور وہاں کے رہنیوالوں کو بے عزت کیا ہی *

ستاروںکا بیان

غیر دم دار ستاروں کي دو قِسم ہیں ایک سیّارے جو حرکت کرکے اپني مُعیّن جگہہ میں جاتے ہیں دوسرے ثوابت جو ایکہي جگہہ میں رہتے ہیں اِسي سبب سے اُنکا نام ثوابت ہی اور چونکہ سیّارے دنیا کے نزدیک ہیں اُنکي روشني ثابت اور مستقر رهتي ہی اور چونکہ ثوابت بہت

دور هیں اور همارے اور اُنکے بیچ میں بہت دوري هی اِسلئے اُنکي روشني متحرك معلوم هوتي هی اس سبب سے ایسا گمان هوتا هی که آنکي روشني حرکت کرتي هی اور چمکتي هی ثوابت اور سیّارے کے درمیان یهي فرق هی * ثوابت کے احوال میں سے یهه عجیب حال هی که اپنے مکانوں میں بالضرور رهتے هیں وهانسے تلتے نهیں اور اس سبب سے که زمین هر روز دور اور حرکت کرتي هی ایسا گمان هوتا هی که تمام ستارے حرکت کرتے هیں لیکن یهه غلط هی کیونکه دوستارے خواه نزدیک رهیں یا دور همیشه وے همراه هیں اور دوسرے کو همراه لیکے مکاني حرکت کرنے سے اُنمیں کچهه تغیر نهیں هوتا اور ثوابت اگر سیّارے کے مانند حرکت کرتیں تو البتّه دوستارے کے درمیان کبهي قُرب کبهي بعد هوتا * ایسا معلوم هوتا هی که تمام ثوابت زمین سے قُرب اور بعد میں برابر هیں * جانا چاهئے که ثوابت بے شمار هیں اور جوف جو میں مُعلّق هیں اور کسي چیز میں جاے قرار اور گرے هوئے نهیں هیں اور یهاں سے

سورج جسقدر دور هی ثوابت سے بھي اُتني هي دور هی • بعضے ثوابت اتني دور هیں کہ سورج اور همارے بیچ مین جسقدر دوري هی اُن ستارے اور سورج کے بیچ میں بھي اُتني هي دوري هی مگر اس بات کا یقین نہیں هی کیونکہ اگر هم فرض کریں کہ کوئي شخص ثوابت کي جگہہ سے سورج کو دیکھے تو اُسے ستارے کے ایسا وہ نظر آویگا اور دوسرے ستارے آگ کي چنگاري کے ایسے معلوم هونگے • جو ستارے هم سے قریب هیں بہت بڑے معلوم هوتے هیں اور جو ستارے هم سے دور هیں بہت چھوتے معلوم هوتے هیں اسواسطے منجموں نے ستاروں کو چھہ قسم کیا هی جو ستارے بہت نزدیک اور بہت بڑے هیں اُنکا نام رکھا هی اول یعني پہلا اور جو ستارے روشني میں کم هیں اُنکا نام رکھا هی ثاني یعني دوسرا اور اسیطرح پر • جب سے دوربین بنا هی تب سے یقین هوا هی کہ ثوابت بے شمار هیں اور دوربیں جتنا بڑا اور اچّھا هوگا ستارے بہت بڑے اور زیادہ نظر آوینگے •

ثوابت جسقدر دور هیں اُسکو لحاظ کرنے کے بعد دنیا کے قُرب و بُعد اور پستي اور بلندي ناچیز اور بے حقیقت معلوم هوتي هی جیسا دریاے بے کنارہ دیکھنے کے بعد ندّي اور تالاب اورکوا محض حقیر اور ناچیز معلوم هوتا هی *

روشني اڑهائي دقیقے یا منٹ کے بیچ میں ساٹهه لاکهه کوس راہ طی کرتي هی منجموں نے گمان کیا هی کہ بعضے ستارے اِتني دور هیں کہ دنیا پیدا هونے کي اِبتدا سے آج تک اُنهوں کي روشني همیشه نیچے آتي هی تاهم همارے نزدیک هنوز پهنچي نهیں * اگرستارے آفتاب سے اِسقدر دور رهیں تو آفتاب کي روشني اُنکے پاس پهنچ نهیں سکتي هی اِسواسطے ایسا گمان هوتا هی کہ ستارے بذاته روشن هیں اور سورج کي روشني ثوابت تک پهنچتے پهنچتے فنا هو جاتي هی اِسلئے ایسا گمان هوتا هی کہ جیسا همارے آفتاب کي چاروں طرف دنیا هی ویسے هي هرهر ثوابت کي چاروں طرف ایک ایک دنیا گهومتي هی *

اونٹ کا بیان

تمام مانوس جانوروں سے اونٹ بہت هي نجیب جانور هی جهاں کي زمین بہت گرم هی اور پاني میسر نہیں جیسا که ملک افریقه اور حجاز هی وهاں وہ بھاري بوجهه لیکے بخوبي چلا جاتا هی •

اُس زمانے میں عرب کے لوگ اِس جانور کو آرام کا وسیله جانکے ایسا اِعتقاد کرتے که الله تعالیٰ نے همارے حق میں اِس جانور کو آیهٔ رحمت پیدا کیا هی اور اُن لوگونکا گذران اور سوداگري کے کاروبار اور آنا جانا بغیر اونٹ کے نہیں هوسکتا اور وے لوگ اونٹ کا گوشت کھاتے اور دودهه پیتے اور اُسکے پشم سے کپڑے بنتے اور اُس جانور سے اُن لوگوں کا ڈر جاتا رها اب اُسپر سوار هوکے هر روز سات کوس چلتے هیں •

اونٹ کا سم یا ناخن ایسا مضبوط هی که گرم زمین پر چلنے سے سمیں کچھه صدمه نہیں پہنچتا هی اور پتھر سے گھس نہیں جاتا هی اور ریگستان بے آب میں بہت آرام اور خوشي سے رهتا هی •

جسوقت ریگستان سے زمین پر آتا هی سیدها هوکر کهرا نہیں هوسکتا هی اور اِتنا پانی اُسکے پیٹ میں انٹتا هی که آٹهه دن کا پانی ایک دن میں پیتا هی اور ایک کوس تفاوت سے پانی کي بو پاتا هی اور ایسا کم کهانیوالا اور بوجهه ڈهونیوالا هی که خُرمے کي تهوڑي سي گُٹهلي کهاکے بہت دن تلک جي سکتا هی اور ریگستان بے آب میں پندرہ من بوجهه لیکے چلتا هی اور مالک کے اشارے سے زانو پر بیٹهکے بوجهه اُٹهاتا هی ٭ جب که اپني طاقت سے بوجهه کو زیادہ دیکهتا هی کم کرنے کے واسطے مالک کے سر کو اپنے منهه سے کهجلاتا هی اگر مالک اُسکے مطلب کو نه سمجهے تو آواز بلند سے چلّاکے روتا هی ٭

عرب میں مشهور هی که اگر کوئي شخص اونٹ سے برُائي کرتا هی تو اُسکا کینه اونٹ کے دل سے هرگز نہیں جاتا هی جسوقت قابو پاتا هی اپنا بدله لیتا هی جب ایک بار بدله اُچُکتا هی پهر کبهي اُسے آذیت نہیں دیتا هی ٭ اگر کوئي عرب اپنے اُونٹ کو کسیطرح کي آذیته دے تو اپنے کپڑے کو اُس راہ میں جهانسے وہ

اونٹ جاتا آتا ہی اسطورسے ڈالتا ہی کہ اونٹ سمجھے کہ جسنے مجھے ستایا اور غصہ دلایا تھا یہہ وہی آدمی ہی اسوقت اسکے کپڑے کو پہچانکے ٹکڑا ٹکڑا کرکے پانو تلے ملتا ہی تب اسکا غصہ جاتا رہتا ہی اسکے بعد وہ شخص بخوبی اس اونٹ کے پاس جاسکتا ہی اور اسکی پیٹھہ پر بوجھہ رکھکے ساتھہ جاسکتا ہی *

بجلي اور صاعقے کا بیان

بجلي جو یعنے ہوا کي کسي جگہہ کرکے مخصوص نہیں ہی بلکہ سارے جو مین موجود ہی زمین کي بعضے چیزوں میں ایسي خاصیت ہی کہ جب ابر زمین کے نزدیک پہنچتا ہی بجلي کو کیھنچ لیتي ہی اور اسکي کشش کي تاثیرسے بجلي ابر کو چھوڑ کے نیچے اتر آتي ہی اور جو چیز ابر کو پھاڑتي ہی اسّے ایک ڈروني آوازنکلتي ہی اسي کو صاعقہ کہتے ہیں *

جسوقت بجلي ابر کو پھاڑ کے باہر آتي ہی اسّے ایک آواز خوفناک پیدا ہوتي ہی لیکن

اسیوقت وہ آواز ہم تلک نہیں پہنچتي هی بلکه
ایک ساعت بعد پہنچتي هی کیونکه وہ آواز اڑھائي
دقیقے یا اڑھائي منٹ کے بیچ میں چھہ کوس
تلک پہنچتي هی لیکن بجلي کي روشني اُس آواز
کي نسبت سے بہت جلد جاتي هی اگرچہ آواز
اور روشني ایکھي وقت میں پیدا هوتي هیں لیکن
روشني آواز کے آگے معلوم هوتي هی * اگر کوئي
شخص سمجھنے چاهے که اُس روشني کے ظاهر هونے
اور آواز کے پہنچنے تك کتني دیر هی تو جسطور سے
اوپر مذکور هوا چاهئے که اسیطور سے حساب کرے
اور اِس حساب سے یہه بهي جانیگا که بجلي یہاں سے
کتني دور هی پس اگر روشني ظاهر هونے کے
وقت سے آواز کے سنّے تلک اڑھائي دقیقے هو
تو بجلي البته چھه کوس کے فاصلے میں هوگي *

بلند چیزوں پر بجلي گرتي هی اسلئے طوفان کے
وقت درخت کے نیچے رهنا اچّھا نہیں *

بعضے چیزوں میں ایسي خاصیت هی که اُسي
خاصیت کے سبب بجلي کي آگ کو اور چیزوں کي
نسبت سے اپني طرف کھینچتي هی اور تمام معدنیات

یہي خاصیت رکھتي ھیں اسي سبب سے لوگ کہتے
ھیں کہ اگر اُس تلوار پر جو نیام کے اندر ھی بجلي
گرے تو تلوار جل جاتي ھی اور نیام بچ رھتا ھی ٭
داناؤں نے ایسي کل بنائي ھی کہ اُسّے بجلي
کي سي آگ نکلتي ھي اور اُس آگ کي خاصیت
بجلي کي آگ کي ایسي ھی ٭ جب اُس کل کو
گھماتے ھیں بجلي کي چنگاریوں کي سي اُسّے
چنگاري نکلتي ھی اور اُس کل کو چھونے سے
سارے بدن میں لرزہ آتا ھی اور یہہ لرزہ اُس
لرزے کے ایسا ھی جو بجلي سے پیدا ھوتا
ھی لیکن اِس کل کا زور بجلي کے زور سے کم ھی
بجلي اور کل سے فقط یہي فرق ھی ٭ جب یہہ کل
بني ھی علما یہہ جاننے کے لئے کہ اُسکي
چنگاري بجلي کي چنگاري کي ایسي ھی یا نہیں
اِسکي تلاش اور سعي بہتیري کي ٭
فرنگلیں صاحب نام امریکا کے داناؤں میں سے
ایک شخص تھا بڑي جست وجو کے بعد ایسي
تحقیق کي کہ اگر کوئي چیز ابر سے ملي ھوئي ھو
اور وہ چیز زمین پر اور کسي چیز کے ساتھہ بندھي

هو تو يقين هى كه بجلي كي آگ ابر كو چهوڑ كے
اُسي ملي هوئي چيز كے سرے كو پكڑ كے نيچے
اُتر كے اُس چيز كو جو زمين پر هى پكڑ سكتي هى٭
تب صاحب مذكور نے سنه ايك هزار سات سى
باون ميں لوهے كي ايك سيخ ميدان ميں گاڑي
جب ابر هو آيا صاحب مذكور نے بادپرّان يعني
تلنگي اُڑائي اور اُسكي رسّي كو سيخ كے ساتهه
باندهي ايك ساعت كے بعد نظر آيا كه اس رسّي
سے چنگارياں نكلتي هيں تب لوگوں نے جانا كه بجلي
كي آگ رسّي كے وسيلے سے اس سيخ ميں آئي هى٭

ويهي فرنكلين صاحب نے بجلي سے بچنے كے لئے
لوگوں كو سكهايا كه لوهے كي سيخ كو جسكے
اوپر مهين اور گهر سے اونچا هو گهر كے نزديك
گاڑيں جب بجلي گهر كے نزديك آوے يقين هى
كه اُسي سيخ پر گريگي اُسكے بعد اُسي سيخ كے وسيلے
سے زمين تك آويگي اور ايك لكڑي جسكي ايكطرف
گهر كي ديوار سے ملي هوئي هو اُسكي دوسري
طرف سيخ كو لگاويں اسلئے كه وه لكڑي آگ كو
كهينچتي نهيں تو بجلي كي آگ لكڑي كے

وسیلے سے گھر میں آ نہیں سکتی ھی اور اُسوقت اگر کوئی اُس سیخ کو چھوئے تو اُسی گھڑی مرجاے * جب کہ فرنگلین صاحب نے پہلے اس حکمت کو ایجاد کیا اُسکے بعد روسی ملک کے داناؤں میں سے ایک شخص نے اسیطرح سے لوھے کی سیخ کو اپنے گھر کے نزدیک رکھنے چاھا تب ایک لنبی سیخ کو شیشے کے پیالے پر رکھا تاکہ بجلی کی آگ اُس سیخ پر رہے اور نیچے نہ آوے اور سیخ مذکور پر دوسری ایک سیخ اُسّے باریک ملاکے اپنی کمرمیں رکھا بعد اُسکے جب طوفان آیا اور پانی برسنے لگا بجلی باد بڑاں یعنی تلنگی پر گرکے اُسکے وسیلے سے اُس سیخ میں آئی اتّفاقا جب صاحب مذکور اُس سیخ کے نزدیک آیا اُس بجلی سے ھلاک ھوا *

مقناطیس کا بیان

مقناطیس ایک قسم کا لوھا ھی اُسکی عجیب خاصیتیں ھیں اُنمیں سے کچھہ سُنا چاھئے لوھا یا فولاد مقناطیس کے نزدیک رھنے سے اپنی طرف

کھینچتا هی اگر اُنکے بیچ میں کوئي چیز مانع نهو
تو مقناطیس ان دونوں کو اپني طرف کھینچکے ایسا
ملاتا هی که بڑے زور سے چھڑا سکتا هی *

لوهے کي سیخ جسکي ایکطرف مقناطیس
لگایا هوا هو اور اُسکے بیچ سے اسطرح بندها هوا هو
که چارون طرف گھوم سکے جب وہ گھومنے کے بعد
ٹھہریگا ضرور هی که ایک سرا اُسکا اُتر طرف هوگا
اور دوسرا سرا دکھن طرف هوگا * اُس سیخ کي
ایک طرف کو اُتر اور دوسري طرف کو دکھن کہتے
هیں کیونکه اُس سیخ کے دو سرا سواے ان دونوں
طرف کے نہیں رهتا هی * اس سیخ کے دو سرا
ان دونوں طرف کو رهنا مقناطیس کي خاصیت سے
هی اسمیں کاریگر کي کاریگري کو کچهه دخل
نہیں هی * اس سیخ کے دو سرا ان دو طرف کے
رهنے میں بهي عجیب دو خاصیتیں هیں - ایک یهه
که جسطرف مقناطیس لگا هوا هی ٹهیک اُتر طرف
نہیں رهتا هی بلکه پورب طرف تهوڑا جهکا رهتا
هی بعد اسکے آهسته آهسته پچهم طرف جهکیگا - دوسري
یهه که اگر ایک ٹکڑا کسي سیخ کے سرے پر

لگایا جاے هر چند که دونوں طرف مقناطیس برابر رهے اور کچهه کمي بیشي نه رهے تب بهي هرگز سیدها نهیں رهیگا بلکه ایکطرف اونچا دوسري طرف نیچا رهیگا •

لوهے کي سیخ جسکي ایک طرف مقناطیس لگا هوا هو اُسکا ایک سریکا رهنا اتّر طرف اور دوسرے کا رهنا دکهن طرف مقناطیس کي ذاتي خاصیت هے هی کسي کي کاریگري سے نهیں یهه خاصیت اسکي ذات کو لازم هی اَسے چهوتتي نهیں یعني جو سرا اُتّر کو هی دکهن کو نهیں جاتا اور جو دکهن کو هی اُتّر کو نهیں جاتا • دو تکرے لوها جنکي ایک ایک طرف مقناطیس لگا هوا هی اگر ان دونوں تکرے میں سے ایک کي مقناطیسي سرا اُتّر طرف کو رهے اور دوسرے کي مقناطیسي سرا دکهن طرف رهے تو وے دونوں تکرے جب نزدیک هوں تب انکے دونوں مقناطیسي سرا ایک جگهه هونگیں اور اگر ان دونوں تکرّوں کي دونوں مقناطیسي سرا اُتّر طرف رهے تو انکے بیچ میں اگرچه نزدیک هو تاهم کبهي ایک جگهه نهیں هونگے •

مقناطیس کی خاصیت ہی اُتّرکو جُھکنا اُسکی
اور خاصیتوں سے اِس خاصیت میں بہت فائدہ ہی
اور جو جہازی سمندر کے بیچ سے رستہ پہچانکے
جاتے ہیں صِرف اِسی مقناطیس کے سبب سے
ہی * مقناطیس پانے اور اُسکی خاصیت معلوم
کرنے کے آگے ستارے کے سبب سے رستہ پہچانکے
جاتے تھے لیکن اُسوقت کنارے سے دور جانے
میں جہازیوں کو ہمّت نہیں ہوتی اور وے لوگ
بھی جو زمین کھود کے معدنیات کو نکالتے ہیں
جسوقت زمین کھود کے بہت دور تک جاتے
ہیں اِسی مقناطیس کے سبب سے رستہ پہچانکے آگے
بڑھتے ہیں اور مسافر جسوقت رستہ بھولکے جنگل
میں یا کہ جہاں پانی نہیں ہی وہاں جاتے ہیں
اِسی مقناطیس کے سبب سے سیدھا رستہ ملتا
ہی اور اپنے مطلب حاصل کرتے ہیں * اگر مقناطیس
دنیا میں نہوتا تو سوداگری ایکبارگی موقوف
ہوتی اور سوداگری سے جسقدر فائدہ لوگوں کو
حاصل ہوتا ہی دنیا سے اُٹھہ جاتا *

مقناطیس سب قسم کے لوہے کو اور لوہے

کي تمام چيز کو کھينچتا هی ليکن لوهے سے جو
چيز بہتر و خوشتر هو اُسے خوب کھينچتا هی اور
مقناطيس کي بعضے خاصيتوں سے هی لوهے کو
کھينچنا ليکن يهه قوت اُسکے سب اجزا ميں برابر
نهيں هی بلکه اُسکے سر پر قوت جاذبه زيادہ هی
بيچ کُي قوت سے ٭ اصل مقناطيس جب که
ملتا هی اُسے صاف نکرنے سے اُسکا رخ معلوم هوتا
نهيں - مقناطيس لوهے کو کھينچکے اوپر اُٹھا سکتا
هی اور مقناطيس کي قوت جاذبه ظاهر هونے
کے لئے يهه شرط نهيں هی که لوها اور مقناطيس
وزن ميں برابر هوں ٭ نيوتن نام ايک حکيم کے
پاس ايک ٹکڑا مقناطيس تھا دوسو پچاس گن
بھاري لوهے کو کھينچکے اوپر اُٹھاتا تھا اُسکے سوا
اور مقناطيس اپنے سے دس گن بھاري لوھا
اُٹھا نهيں سکتا هی ٭ جب که مقناطيس چھوٹے
کُرۂ آهني کو کھينچتا هی تب يهه کُرہ دوسرے
کُرے کو جو اُسکے نيچے هی کھينچتا هی اور کسي
وقت ميں ايسا اِتّفاق هوا هی که دوسرا کُرہ تيسرے
کُرے کو جو اُسکے نيچے هی اُسے بھي کھينچتا هی ٭

مقناطیس کي خاصیت سے هي لوهے کو کهینچنا کسي مانع کے سبب سے وہ خاصیت زائل نہیں هوتي هی - اگر مقناطیس اور لوهے کے بیچ میں ایک اُنگلي تفاوت پر کانچ رهے تو اُسکا رهنا اور نرهنا برابر هی یعني جیسا که کانچ کے نرهنے سے مقناطیس لوهے کو کهینچتا هی اسکے رهنے سے بهي ویسا کهینچتا هي * مقناطیس کا اور ایک عجیب حال هی اسے سُنا چاهئے وہ یہہ هی که جو لوها مقناطیس کے پاس رهتا هی مقناطیس کي خاصیت اسمیں اثر کرتي هی اور اسکي خاصیت اس لوهے میں اثر کرنے سے مقناطیس کي تاثیر کچهہ کم نهیں جاتي هی اور اسکي خاصیت لوهے میں کسطرح آتي هی اِسکا سمجهنا بہت مشکل هی لیکن عقل سے اِسقدر هم سمجهیں هیں که اسکي خاصیت لوهے میں اس مرتبے میں آتي هی که دونوں برابر کام میں آتے هیں اور اسکي خاصیت لوهے میں آنے سے بهتیرا کام نکلتا هی * جو مقناطیس اصلي هی اگر اسے حفاظت سے نرکهیں تو اُسکي خاصیت کم جاتي هی اور ویسے هي مقناطیس

کے اتّر سرے کو دکھن طرف دیر تلک رکھنے سے اسکي خاصیت باقي نہیں رہتی * جو مقناطیس اصلي نہیں بلکه نقلي هی (اسطور سے که لوهے کو مقناطیس کے ساتھه گھستے هیں تو اسکا اثر اسمیں آجاتا هی) اگر اسکا رخ دکھن طرف پھرایا جاے تو اسکي تمام خاصیت جاتي رهے اور اگر گرم پاني میں اسے ڈالے تو اسّے بھي اسکي خاصیت باقي نہیں رهتي هی اور ایسا هي آگ میں ڈالنے سے بھي اسکي خاصیت جاتي رهتي هی * دو ٹکڑے مقناطیس جنمیں سے ایک کا رخ اتّر طرف اور دوسرے کا دکھن طرف هو اگر ملاقات کریں تو ان دونوں کي تمام خاصیت ایکبارگي جاتي رهے اور یے ساري عجیب خاصیتیں جو مقناطیس کي هیں هنوز کوئي اسکي حقیقت سے آگاه نہیں هی * بہتیرے دانا تمام عمر بھر کے اسکي حقیقت کي جست وجو میں رهے مگر ابتلک کسي نے اس مشکل کو حل نہیں کیا لیکن بالفعل داناؤں کي عقل میں یهه بات آئي هی که زمین کے اندر اسي دو طرف یعني اتّر اور دکھن میں

دو جگہہ ھی اور اُن دو جگہہ میں اسطرح کي
قوت جاذبہ ھی کہ مقناطیس کے دونوں سرے
کو ایسا کھینچ رکھتا ھی کہ ٹھہر جاۓ یا ساکن رھے *
اُسکي دو طرف اُتّر سمت اور دکھن سمت میں
رھنے کے لئے جو اُسکا خاصہ ھی زمین پر رھنا کچھہ
ضرور نہیں ھی کیونکہ زمین کے سوا اور جگہہ میں
بھي یہہ خاصیت باقي رھتي ھی اور جو لوگ
بلون کي سواري سے ھوا پر گئے ھیں اُنھوں نے
تحقیق کي ھی کہ مقناطیس کو جتنا اوپر لیجا ئے
اُسکي خاصیت ویسي ھي باقي رھتي ھی اور اُتّر
اور دکھن طرف ٹھہرنے کي خاصیت بھي باقي
رھتي ھی *

مقناطیس کي خاصیت کو رومیوں نے پہلے
دریافت کیا ھی اور ھنود بھي بہت دنوں
سے اُسکي خاصیت کو جانتے تھے لیکن اُتّر اور دکھن
طرف ٹھہرنے کي خاصیت سے واقف نہ تھے -
یہہ خاصیت پانسو برس سے معلوم ھوا ھی *
پانسو پچاس برس گذرتا ھی کہ مارکو پول نام
ایک شخص چین میں گیا تھا مقناطیسي اسباب

وآلات کو دیکھکے وہانسے مقناطیس کو یورپ میں
لایا لیکن اِس بات پر یقین نہیں ہی کیونکہ اِسمیں
لوگ اِختلاف کرتے ہیں کہ چین کے رہنیوالوں
نے یورپ کے رہنیوالوں سے مقناطیسی علوم کو
سیکھا ہی یا کہ یے لوگ اُن سے * جہازي اور کھان
کھودنیوالوں کي آساني کے لئے اور مسافروں کے
آرام کے لئے مقناطیس سے کمپاس بنا ہی - اُس
کمپاس کا نقشہ یہہ ہی کہ ایک ٹُکڑے کاغذ پر
دنیا کي چاروں سمت اور اُسکے چاروں کونوں کو
اور سارے ملک اور زمین کو جو اُسکے بیچ میں
واقع ہیں تمام لکھتے ہیں بعد اُسکے اُس ٹکڑے
کاغذ کے بیچوں بیچ میں سوئي کي طرح ایک
لوہے کا کانٹا گاڑتے ہیں اُسکے بعد اُس کانٹے کي
طرح دوسرے کانٹے کو جسکي ایکطرف مقناطیس
وصل کیا ہوا ہی اُس کانٹے کے سرپر جو کاغذ کے
بیچ میں گڑا ہوا ہي رکھتے ہیں اور دوسرا
کانٹا باوجود کہ اُسکي ایکطرف بندھي ہی
چاروں طرف پھر سکتا ہی اُسکے بعد ایک ٹکڑا
شیشہ اُسپر رکھہ چھوڑتے ہیں تاکہ چاروں طرف

کي هوا سے محفوظ رهے جب وہ کانٹا جسکي
ایکطرف مقناطیس هی ٹکڑے کاغذ کے بیچ میں
جهاں اُتّر سمت لکھا هوا هی پهنچکے ٹهہرے
تب تمام سمت معلوم هوتي هی * کمپاس هر ایک
جہاز پر همیشه رهتا هی جہاز پر جس جگهہ میں
حرکت کم هی وہاں کمپاس کو رکھتے هیں اور
جس ملک میں جهازي لوگ کبھي نہیں گئے هیں
جب وے اُس ملک میں جانے کا اِرادہ کرتے
هیں اُس کمپاس کے وسیلے سے سمندر کے بیچ میں
جهاں رسته نہیں هی ستاروں کو دیکھکے نو دس
هزار کوس رسته چلکے منزل مقصود میں پهنچتے
هیں * جن لوگوں نے کہا هی کمپاس یورپ
ملک میں پهلا بنا هی وے یهہ کہتے هیں کہ
پلاس پلاوي مقام میں جویا نام ایک شخص نے
ایک هزار تین سو دو سنہ میں کمپاس ایجاد کیا هی کیونکہ
اُس ملک کي تمام راهوں میں جتنے علامتیں
هیں سب کمپاس کي صورت هیں *

اِسکندریہ میں سات لاکھہ کتاب جلنے کا بیان

اسکندریہ میں مصر کي تختگاہ هی وهاں کا کتب خانه دنیا کے تمام کتب خانے سے بہت بڑا تھا سکندر بادشاہ مرنے بعد بادشاہ مصر نے جسکا نام اپتولیمي تھا ایک کتب خانه پہلا بنوایا تھا اُسکے بعد وهانکے بادشاهوں نے اُس کتب خانے کو یہاں تک بڑھایا که سات لاکھه جلد کتاب اُسمیں داخل کیا * دو هزار برس گذرتے هیں که جسوقت قیصر نے اسکندریہ کو محاصرہ کیا ناگاہ چہار لاکھه کتاب اُس کتبخانے کي جلگئي بعد اُسکے بیگماتونسے کلیو پاترہ نام ایک بیگم نے جو اُس شہر کے درمیان حسن و جمال عقل و فہم میں مشہور تھي دو لاکھه کتاب جمع کر کے اُس کتب خانے میں داخل کي اور لوگوں نے بھي کتب خانے میں رکھیں یہاں تلک که سات لاکھه کتاب سے زیادہ اُس کتب خانے میں جمع هوئیں *
سات سو سنه میں جب که اهل اسلام اسکندریہ پر

چڑھائي کر کے اُسکے تمام ملکوں پر فتحمند ھوئے
تب اُنھوں کے سپه سالاروں میں سے ایک شخص
نے جنکا نام عمر تھا تحصیل علوم کے ارادے سے
وھاں کے ایک عالم کے ساتھه میل کیا اور دوستي
پیدا کي * ایک دن اُسي عالم نے اُس سپه سالار سے
کہا که تمنے اسکندریه شہر کے سارے مُلکوں میں
جا کے تمام سرکاري چیزوں پر اپني مہر کي وے
سب چیزیں تمھارے کام کے اور فائدے کے
ھیں میري کچھه غرض اور فائده اُسّے نکلتا نہیں
لیکن اِس شہر میں ایک چیز اسطرح کي ھی که
وه تمھارے کام کي نہیں پر میرے بہت فائدے
کي ھی * سپه سالار عمر نے اُسّے پوچھا تم ھمسے کیا
مانگتے ھو کہو * تب اُس شخص نے کہا جتني کتابیں
بادشاھي کتب خانے میں ھیں میرے کام کے
ھیں مجھے دیجئے * سپه سالار نے جواب دیا میري
طاقت نہیں بے پوچھے حضرت عمر خلیفه رضي الله
عنه کے جو ھمارے رئیس ھیں یے کتابیں میں
تمھیں دوں * تب سپه سالار نے اِس بات کي
اِجازت کے لئے ایک قاصد کو خلیفه رضي الله عنه

کے حضور میں بھیجا حضرت نے سپہ سالار کو
لکھا کہ جن کتابوں کے واسطے تمنے مجھے لکھا هی
وے ساري کتابین اگر کتاب الله هیں یعنے اُسکے
موافق هیں تو اُنسے کیا فائدہ کیونکه هرفن کے علم
جو همارے مطلوب هیں سب قران شریف میں
هی اور وے کتابیں اگر کتاب الله کے مخالف هیں
تو اُنسے کچهه کام نہیں هی پس میں تمکو لکھتا هوں
که اُن تمام کتابوں کو دفع کرو* سپہ سالار نے یهه
حکم پاکر تمام کتابوں کو حمّاموں میں پاني گرم
کرنے کے واسطے بھجوایا اِتني کتابیں تهیں که
چهه مہینے تک وهاں کے لوگوں کو لکڑي کي
اِحتیاج نہیں هوئي* غرض اِسکندریہ کے کتبخانے
کي خوشنامي اور شہرت اِسطرح جاتي رهي اور
علم کا بڑا گنجینه جو وهاں تها اُس ملک کے رهنیوالوں
کے سامهنے نیست نابود هو گیا ٭

چھاپے کے ایجاد کا بیان

ظاهر هو وے که سب صنعتوں سے چهاپا
بہت بہتر صنعت هی اور اُسکے فائدے اور منفعتیں
بہت هیں کیونکه اُسکے وسیلے سے بہت نوع کے علوم

اور بہتیرے فنون دنیا میں رواج پائے اور لوگوں
کے بیچ میں ظاہر اور مشہور ہوئے اور یقین ہی
کہ اسکے فائدے بادشاہت کے فائدے کے برابر
ہیں * جسوقت یہہ صنعت ایجاد نہیں ہوئي تہي
لوگ قلم سے لکھتے اور اُسکي طرف محتاج تھے اور اُس
زمانے میں علم بہت کم اور نایاب تہا اور علما
جن کتابوں کو تصنیف کرتے سب ملکوں میں
پھیلنے نہیں پاتیں اور رواج نہیں پاتیں اِسکے سواے
نہیں ہی کہ وہاں کے رہنیوالے بہت دنوں میں
اُن کتابونسے تہوڑا سا جانتے دوسرے ملک کے
لوگوں کو اُن کتابوں کا جاننا بہت مشکل ہوتا
بہت دنوں کے بعد کہیں اُن لوگوں کو خبر ہوتي
اِس سبب سے علم کا بازار بہت هي سرد تھا اور
عالم بہت کم تھے اور اُنھوں کي مجلس بے رونق
تھیں * اُسوقت میں ولایت کے لوگ اصلا علم سے
بہرہ نہیں رکھتے اور کچھہ نہیں جانتے سب کے سب
جاہل تھے اور جہالت کي تاریکي میں پڑے
تھے اسکے سواے نہیں ہی کہ کئي ایک آدمي
بقدر ضرورت لکھنے پڑھنے جانتے تھے لیکن اچھے

علوم اور فنوں سے سروکار نہیں رکھتے جب سے
چھاپا دنیا میں رواج پایا تب سے اتنی بے شمار
کتابیں چھپ گئی کہ دنیا علم کے نور سے روشن
ہوگئی اور بہت لوگ عالم ہوئے اور اُن کی مجلس
کو رونق ہوئی * اگلے زمانے میں دنیا جہالت
کی تاریکی سے جیسی تاریک تھی چھاپا ہونے
کے بعد انواع علوم اور فنون کے نور سے ویسی ہی
روشن ہوئی * اس صنعت کے وسیلے سے جھوٹھہ
اور سچ کے درمیان اچھی طرح سے جلد امتیاز
ہوسکتا ہی کیونکہ بہتیری کتابیں چھپنے اور ہرایک
ملک میں جانے کے بعد جب کہ لوگ دیکھینگے
اور فکر و تامل کرینگے اپنی عقل کے زور سے بخوبی
جھوٹھہ اور سچ میں تمیز کر سکینگے * اگر کوئی
شخص کوئی کتاب تصنیف کرے تو چھاپے کے
سبب سے جلد مشہور ہوجاتی ہی اور مشہور
ہونے کے بعد جب لوگ دیکھیں اور پسند کریں تو
یقین ہوگا کہ جو اسمیں ہی سب سچ ہی - خلاصہ یہہ
کہ صنعت چھاپے کا فائدہ بے حساب و بے شمار ہی
اگر چھاپا نہوتا تو بہتیرے علم کے دروازے بند ہوجاتے *

جانا چاهئے که فائدے کي معتبر کتابیں اگر چھپے تو بہت دن تك رهتي هیں اور اگلے زمانے میں جب بہتیرے ملك غارت هوئے یوناني اور رومیوں کي کتابیں جو قلمي تهیں اُسکي آدھي نقصان هوئي جب چھاپا ظاهر هوا اُنهوں کي باقي کتابیں چھپي گئیں اور وے ساري کتابیں آج تلك موجود هیں اور اُنهوں کي کتابیں اِسقدر چھپي که تمام ملك میں پھیل گئي اور دنیا میں مشہور هوگئي اب ممکن نہیں که وے سب کتابیں نقصان هوں کیونکه وے کتابیں اگر کسي آفت کے سبب ایك ملك میں نقصان هوں تو دوسرے ملك میں البته موجود هونگیں * یهه بهي جانا چاهئے که صنعت چھاپا ظاهر هونے کے بعد فائدے کي کتابوں سے کوئي کتاب نقصان نہیں هوئي اور اگلي اخبار اور قصے اور اُنکے احوال صنعت چھاپا ظاهر هونے کے آگے کسي کو معلوم نه تهے بلکه سب جہالت میں پڑے تهے اور جو لوگ صنعت چھاپا ظاهر هونے کے آگے تهے کوئي آدمي اُنهوں کے احوال سے خبر نہیں رکھتا تها بلکه اُنکي

اولاد اور پوتے پروتے بهي اُنهيں نہيں جانتے تهے
که اُنكے باپ كس قوم سے تهے اور كون مذهب
ركهتے تهے اور كس دين ميں تهے كيونكه جو احوال
اُنهوں كا لكها هوا تها سب معدوم هو گيا * هندو
پنڈتوں كي بهتيري كتابيں معدوم هو گئيں اب
سوا ے نام كے كچهه باقي نرها اور جسقدر موجود
هي اگر چهپي تو بے شك هميشه باقي رهے اِس
صورت ميں كتاب بالميكي بهي هميشه رهيگي *

جانا چاهئے چونكه صنعت چهاپے كي شان
بهت بڑي هي اور اُسكا ايجاد كرنا ايجاد كرنيوالے
كي كماليت پر دليل هي اسواسطے هارلم نگر كے
لوگوں سے جو هالند ملك كے متعلق هي اور منش
نگر كے لوگوں سے جو جرمن ملك كے متعلق هي
صنعت چهاپے كے ايجاد كرنے ميں قضيه هوا اُن
دونوں فرقے ميں سے هرايك فرقه دعوى كرتا هي
كه همنے اِس صنعت كو ايجاد كيا هي ليكن منش نگر
كے لوگوں كا دعوى بلا دليل هي كوئي گواه
شاهد نہيں صرف زور كا دعوى هي كيونكه عالموں
كي تحقيق سے يهه معلوم هوا كه هارلم نگر كے

لوگوں نے چھاپا ایجاد کیا ھی سواے اسکے نہیں
ھی کہ منش نگر کے رھنیوالوں نے اس صنعت کو
زیب و زینت بخشا ھی اور رونق دیا ھی نہ کہ
ایجاد کیا ھی * اغلب ھی کہ ایک ہزار چار سو
تیس سنہ ۱۴۳۰ میں لارن شیش نام ایک شخص
نے ھارلم نگر میں بازی کے لئے ایک درخت کے
سر پر حروفوں کا نقش بنایا اور اسمیں سیاھی
ڈالکے آسپر کاغذ سانٹ دیا حروفوں کا نقش بہت
اچھا ظاہر ھوا لوگوں نے اسکو دیکھکے لکڑی پر
حرف کھود کے چھاپا شروع کیا * بعد اسکے چھوٹی
چھوٹی لکڑیوں پر ایک ایک حرف کھود کے
بہتیری کتابیں چھاپا کیاں - اس صنعت کے ایجاد کا
بیان یہی ھی * جانا چاھئے کہ چھوٹی لکڑیوں پر
حروف کھودنے میں بڑی دیر ھوتی تھی
یہاں تک کہ ایک کتاب چھاپنے میں چھہ سات
برس گذر جاتے تھے * بارہ برس گذرنے کے بعد
یعنے ایکہزار چار سو بیالیس سنہ ۱۴۴۲ میں فشتش
نام ایک شخص جو چھاپے خانے میں تھا تمام
حروف اور سارا اسباب ایک کار خانے کے انداز

لیکے رات کو وهاں سے بهاگکر منش نگر میں گیا اور وهاں اس صنعت کا رواج دیا اور کتاب چهاپنے میں مشغول هوا * دو تین برس کے بعد جب دیکها که جن لکڑیوں پر حروف کهودے هوئے هیں تهوڑے دن میں گهس جاتي هیں اور ناکاري هوتي هیں اس طرز کو چهوڑ کے سیسے پر حروف کهودنے لگے - پس چهاپا کرنے کي دو طریق هوئي * پندره برس گذرنے کے بعد یعنے ایکهزار چار سو ستاون سنه ۱۴۵۷ میں شیپهر نام ایک شخص نے اس کام میں فشتش مذکور کا شریک هوا اور ان دونوں نے آپس میں عهد و پیمان اور قول و اقرار کیا که جسقدر نفع هوگا آدها حصه کر لینگے تب دونوں ملکے اس کام میں مشغول هوئے * چونکه حروف کے نقش کهودنے میں بڑي دیري هوتي تهي شیپهر نے اس طریقے کو چهوڑ کے دوسرا طریقه اختیار کیا وه یهه هی که حروف کے نقش کو پہلے فولاد پر کهودتے تهے اُسکے بعد اُسکو تانبے پر زور سے ٹهونکتے تهے اسے حروف کے نقش تانبے پر ظاهر هوتے تهے بعد اُسکے اُن حروفوں پر جو تانبے پر

ظاہر ہوتے تھے سیسہ گلا کے ڈھالتے تھے حروف
بہت ہي خوب ظاہر ہوتے تھے جتنے حروف
چاہتے اُسطرح تیار کرتے - بس یے تین طریقیں
ہوئیں* چونکہ سیسہ بہت نرم ہی اِسلئے اُسمیں سرمہ
ملایا تب وہ سخت اور مضبوط ہوا اور بتّیس برس
گذرنے کے بعد یعنے ایکہزار چار سو باسٹھہ
سنہ ۱۴۶۲ میں جسوقت جرمن ملک کا راجہ
منش نگر پر چڑھائي کي اور اُسکے سب ملکوں پر
فتحمند ہوا تمام چھاپے والے بھاگے اور چاروں
طرف چھتر گئے اور چھاپے کا اسباب بھي چھتر
گیا اور ہرایک ملک میں پہنچا * تب ہرایک ملک
کے لوگ اس صنعت سے واقف ہوئے اور کئي
برس بعد یورپ کے معتبر ملکوں میں یہہ صنعت
پھیلگئي - بس معلوم ہوا کہ اِس صنعت کے ایجاد
کرنیوالے فقط ہلنڈ ملک کے لوگ ہیں تو بے شک
وے مدح کے مستحق اور تعریف کے لائق ہیں *

لوگوں نے اسمیں اِختلاف کیا ہی کہ اِنگلنڈ
ملک میں کس برس سے چھاپا شروع ہوا ہی
بہت دن تلک لوگونکا گمان یہہ تھا کہ ایکہزار

چار سو ستر سنه ۱۴۷۰ میں پہلے کاشٹن صاحب نے
اس ملک میں ایک کتاب چھاپا کیا اور لوگ اُسے اس
صنعت کا باپ جانتے * بعد اُسکے اکشفرڈ کے مدرسے
میں بہتیري کتابوں کے درمیان میں ایکہزار چار سو
ساٹھه سنه ۱۴۶۰ برس کي چھپي هوئي ایك کتاب
ملي تب سے صاحب مذکور کے حق میں لوگوں
کا اعتقاد کچھه کم گیا اور اُسکا مرتبه گھٹگیا * اکشفرڈ
مقام میں اس صنعت کے پہنچنے کا عجیب ایک
قصه هی کیونکه جسوقت هلنڈ ملک میں یهه
صنعت اجرا پائي شاه اِنگلنڈ کے بڑے وزیر نے
بادشاه کے حضور میں عرضي کي که اگر یهه صنعت
هلنڈ ملک سے انگلنڈ ملک میں لایا جاے تو
بے شک یہاں کے لوگ اُسّے فائده مند هونگے
عرضي اُسکي مقبول هوئي لیکن بادشاه نے اپنے
دل میں سوچا که اس صنعت کو چھپا کے لایا
چاهئے والا ظاهر کر کے لانا ممکن نہیں * خلاصه یهه
که اپنے چاکروں میں سے ایك معتبر شخص کے
ساتھه جسکا نام کرسلس تها کاشٹن صاحب کو هلنڈ
ملک میں روانه کیا * وه شخص بھیس بدلکے بہت

سے روپئے لیکے اس ملک میں چلا وھاں پہنچکے
کتنے دن تلک دو تین جگہہ میں مقام کرکے رھا ٭
بھیس بدلنے کا سبب یہہ ھی کہ اُس چھاپے
خانے کے لوگ اِس صنعت کے سکھانے میں
بخیلي کرتے تھے اور بیگانے کي نظر سے چھپاتے
تھے اور جو کوئي کسي اطراف سے اور دور دراز
ملک سے ھلنڈ میں چھاپا سیکھنے آتا اُسے قید کرتے٭
خلاصہ یہہ کہ اُس شخص نے اچھي اچھي تدبیریں
کرکے چھاپے خانے کے ایک آدمي سے ملا اور اُسسے
بڑي دوستي پیدا کي اور اُس آدمي کو بہت روپئے
دیئے ٭ تب وہ شخص روپئے کے لالچ سے اِنگلنڈ
میں آنے کو راضي ھوا اور رات کو بھاگکے سمندر
کے کنارے آیا اور جو جہاز شاہ اِنگلنڈ کي طرف
سے وھاں تھا اُسپر سوار ھوکے اِنگلنڈ میں آیا لیکن
بادشاہ نے لندن میں چھاپے خانے کي بنا کو
اُسوقت صلاح نہ جانا بلکہ اُسّے بہت ڈرا لاچار
کرسلس مذکور کو فوج کے ساتھہ مقام اکسفرڈ
میں بھیجا اُسنے وھاں اُس کام کي بنا ڈالي ٭
جب تلک اِنگلنڈ کے دو تین آدمیوں نے اُس

کام کو اچھي طرح سے نہیں سیکھا اور اُسکي حقیقت سے خوب واقف نہیں ھوئے تب تلک بادشاہ نے دو تین پیادے کو آسکي نگہباني کے لئے مقرر کیا * بعد آسکے روز بروز یہہ صنعت بڑھنے لگي اور تمام معتبر جگھوں میں جاري ھوئي اور پچاس برس کے بیچ میں کوئي جگھہ اِس کام سے خالي نہ رھي * غرض اس صنعت کي تعریف بے حد و حساب ھی کیونکہ جس چیز کے وسیلے سے علم جو بے بہا چیز ھی اور اُسّے بڑھکے کوئي نعمت نہیں ھی ھمیشہ جاري رھے تو البتہ وہ بے حد تعریف کے لائق ھی قطع نظر اسّے خود چھاپا بذاتہ ایسي چیز ھی جسکي قیمت نہیں اور آگے جن علوم کو ھزار برس میں سیکھتے تھے اب چھاپے کے سبب سے سو برس میں سیکھتے ھیں * جانا چاھئے کہ یورپ ملک کے لوگ ھند کے لوگوں کو عقل اور دانائي سکھانیوالے ھیں اور بے شبہ اُنھیں لوگوں کے سبب سے اس ملک میں علم و فضل آیا ھی اور جتنے علوم اس صنعت کے وسیلے سے اس ملک میں پھیلے ھیں کبھي معدوم نہیں ھونگے بلکہ علم کا بازار

همیشه گرم رهیگا اور عالموں کي مجلس همیشه روشن رهیگي اور فضل وکمال اور هر طرح کا علم جو یورپ ملک میں هی اگر هند کے لوگ اُن کو اپني زُبان میں سیکھیں تو بیشک روشني پر روشني بڑهیگي *

ملک اِنگلنڈ کے اگلے لوگوں کي بے تمیزي اور وضع و مذهب کا بیان

اتھارہ سَو برس گذرتے هیں که رومیوں کے سپه سالار قیصر نے انگلنڈ کو قبض دخل کرنے آیا تھا دیکھا که وهاں کے لوگ بڑے بے تمیز هیں اور انھوں کي خو خصلت جنگلي آدمیوں کیسي هی اور لباس پوشاک سے اصلا کام نهیں رکھتے هیں - اُسوقت میں اِنگلنڈ کے دکھني آدمي بالکل جانوروں کا چمڑا پهنتے تھے نه وه زیب و زینت کے لئے اور سردي اور جاڑا دفع کرنے کے لئے تھا بلکه صرف بدن چھپانا مقصود تھا * وے جسوقت سوداگروں کے پاس جو دوسرے ملکوں سے تجارت کے لئے وهاں آتے آمدرفت کرتے تو جانوروں کا چمڑا کمرمیں باندھتے

اور خوبصورتی کے لئے پھول اور جھاڑ اور مچھلي
اور جانوروں کي تصویں کانتے سے لکھتے * بعد اُسکے
ان تصویروں اور نقشوں پر اُسي ملک کے کسي
درخت کي ایک قسم عرق دیتے تاکه وے نقشیں مٹ
نه جایں * مقام نیوهلند میں اور دوسرے جزیروں
میں جنگلي لوگوں کے درمیان ابتلک وهي رسم
جاري هے - اُسوقت میں همارے بزرگواروںکي بود
باش جنگل میں تھي اور چھوتي چھوتي لکڑیوں سے
مکانیں بناتے تھے * اُنکي چھتّونکو جانور کے چمڑے
سے اور درختوں کے چھالے اور گوبر سے بناتے تھے اور
اسطور کے دو تین سی گھر سے ایک ایک گانو هوتا تھا لیکن
وے سب گھر خوبصورت اور خوش وضع نه تھے اور
اسطرح کا گانو جنگلوں میں بناتے اور چاروں طرف
کھود کے قلعه بندي کرتے تھے * جانوروں کو شکار
کرکے گوشت کھاتے تھے خوراک اُنکي جانور کا گوشت
تھا جنھیں وے شکار کرتے تھے لیکن مچھلي اور
پرند کا گوشت نہیں کھاتے کیونکه اُس گوشت کا کھانا
اُنکے مذهب میں منع تھا * اُسے بھي بُري خصلت
اُنھوں کي یهه تھي که دس باره آدمي ایک گھر

میں رھتے اور کوئی کسی کی عورت سے پرھیز نہیں کرتا ھرشخص دوسرے کی جوروسے جمع کرتا * اُسوقت میں ھمارے ملک کے آدمی نہایت بےوقوف اور نادان تھے صرف عالم لوگ لکھنے پڑھنے جانتے تھے اور وے لوگ رعیتوں کو اپنا تابعدار اور فرماں بردار کرکے رکھتے تھے * اُن سب عالموں کی عبادت یہہ تھی کہ انواع طور سے ھرقسم کی بتوں کو پرستش کرتے تھے * جسوقت وے بت سب جنکی عبادت کرتے بیزار ھوتے تب اُنھیں خوش کرنے کے لئے ایسے بدکام کرتے جو کبھی کسی نے نہیں سُنا * جب کسی لڑائی میں ھزیمت پاتے تب بیان کرتے کہ یہہ ھزیمت پانا ھمارے معبودوں میں سے اُس معبود کی ناخوشی سے ھی جسکا نام سنی ھی تب اُس معبود کو خوش کرنے کے لئے بھلے آدمیوں کے تین سو لڑکے کو پکڑکے ایک بڑا ظرف میں کرکے آگ میں جلاکے پوجے کے طور پر معبود کے سامھنے رکھتے * اُس زمانے میں رومانی لوگ انگلنڈ میں آکے وھاں کے لوگوں کو موافق دوسرے ملکوں میں بیچتے اس اس طرح کی بےتمیزیاں اور

نادانی اور بدکاریاں ہمارے باپ دادوں کی تھیں
ہم باوجود کے اُنکی اولاد ہیں ہماری طریقہ اور اُنکی
طریقوں سے کسقدر فرق ہی دیکھئے * جو بے تمیز
لوگ اِس زمانے میں ہیں وے جیسے ہمیں جانتے
نہیں ہیں ویسہی دوسرے ملکوں کے لوگ بھی ہمیں
نہیں جانتے تھے * ہم چال چلن میں ناپسندیدہ اور برے
تھے اور بدکاریاں کرتے اور ہمارا دل برے کاموں کی
طرف جاتا لیکن وسیلے سے ایسی حشمت اور شوکت کے
جو کسی کے وہم و فہم میں نہ تھی ہمکو مدت دراز میں
آہستہ آہستہ نوع بنوع عقل اور دانائی حاصل ہوئی *
ہم سوداگری کے کام میں سب لوگوں سے بہت
بہتر اور لائق ہیں اور اقسام صنعتوں کے ایجاد میں
ہمارے ایسے کوئی نہیں اور عقل و دانائی میں
اور ہر طرح کے علوم میں بھی ہم سب سے بہت
اچّھے ہیں اور علم کے خزانے سے جو کبھی کمتا نہیں
تمام ملک کے لوگوں کو بخشتے ہیں * آگے اِس ملک
میں جو علم اور حکمت ظاہر نہ تھے اِس سبب سے گمان
نہ کیا چاہئے کہ اُسکا حصول محال ہی کیونکہ اگلے
زمانے میں ہم جو سب لوگوں سے بدوضع اور بے تمیز

تھے جسطور سے خوش وضع اور نیک طریقے والے ہوئے ہیں وہ طور سارے ملک میں موجود ہی اور ساتھہ اِسکے کہ ملک یورپ دنیاکے اور تین حصّوں سے بہت چھوٹا ہی وہ ملک جن علموں کے سبب اُن تین حصّوں سے نیکنام ہوا وے ہی علوم آہستہ آہستہ ہندوؤں کو حاصل ہوتے ہیں اور اِن ملکوں میں بھی بہت جلد مشہور ہونگے اور اس ملک کے لوگوں میں سے جوکہ تاریکی میں ڈوب گئے ہیں ہوسکتاھی کہ وے ترقی عقل کے اور علوم سیکھنے کے سبب سے یورپ کے لوگوں کے برابر ہوں *

یورپ ملک کا بیان

دیکن رسن کتاب کے آخیر حصّے میں یورپ ملک کا تھوڑاسا احوال میں نے لکھا ہی اِس حصے میں بڑے بڑے کام سب جو چارسو چھہتر سنہ ۴۷۶ میں وہاں ہوئے تھے سو میں اُنہیں لکھتا ہوں *

یورپ کے سابق احوال اور اس ملک کے لوگوں کو کسطورسے قوت اور حشمت حاصل ہوئی اور

اُنھوں نے علم کا خزانہ جمع کیا ھی اِن سبھونکي
خبر دینا بھي بہت ضرور ھی * امریکہ کي اُتّر
طرف کے رھتے والونکے سو گویا کہ تمام دنیا کے
لوگ اھل یورپ کے تابعدار اور فرماں بردار
ھیں اور امریکہ کي اُتّر طرف جتنے لوگ رھتے
تھے سبھوں نے جا کے وھاں بود و باش کي ھی
اور جتنے نیک کام اور اچھي طریق اور اوضاع
پسندیدہ جو اُنھوں کے بیچ میں جاري ھیں اُنھوں
کے آبا اجداد کے ملک کا سب سیکھا ھوا ھی *
دنیا میں ایسي جگہہ کہیں نہیں ھی کہ یورپ کي
تابعداري سے باھر ھو خواہ تھوڑي ھو یا بہت ھو
اور زمان سابق میں یورپ ملک ایسا نہ تھا بلکہ
اُنھوں کے چال چلن بہت ھي ناپسند تھے * آگلے
زمان میں شجاعت کي اصل اور جوانمردي کي جڑ اشیہ
ملک میں تھي اب یہہ دولت یورپ ملک
میں گئي ھی اور نوع بنوع کی صنعتیں اور طرح
طرح کے علوم اور فنون وھاں پورے ھوئے اور
کمال میں پہنچے * جو علوم اور فنون اشیہ
ملک میں تھے لوگوں کے احوال بدل جانے

سے وے سارے علوم اور فنون دریاے فنا
میں ڈوب گئے تھے لیکن اس زمانے میں پانی کی
سیلابی کی طرح یورپ ملک سے پھر اُس ملک
میں آنے لگے *

اِس چھوٹی کتاب میں وہاں کا سارا احوال
لکھا نہیں جاتا ھی اِسلئے یورپ کے احوال سے چنکر کے
جو بہت ضروری ھی لکھا جاتا ھی *

مسیح کے انتقال بعد گویا کہ یورپ ملک تین
سو برس تلک رومیوں کے قبض ودخل میں تھا
بعد اُسکے سلطان روم جسکا نام قسطنطن تھا بڑھتی
دولت کے ارادے سے اور زیادتی حشمت کے لئے
گریس ملک میں یعنے یونان میں ایک شہر بسایا
اور اس شہر کا نام اپنے نام سے رکھا یعنے قسطنطنیہ نام
رکھا * رومیوں نے جس بڑے ملک کو ہزار
برس کی محنت سے بسایا تھا اُسکو پورب اور پچھم
سے دوحصہ کیا ھرچند کہ وہ ملک بہت بڑا تھا
لیکن بہت کمزور تھا اور اسقدر بڑا تھا کہ ایک
بادشاہ سے چاروں طرف کی حفاظت مشکل تھی -
ھرچند کہ وہ ملک ایک بادشاہ کے دخل میں

رہنے سے ہاتھہ سے جاتا لیکن جب کہ اُسے
دوحصہ کیا تو بہت ہي جلد ہاتھہ سے جاتا رہا *
جسوقت وہ ملک تقسیم کیا گیا گویا کہ تمام یورپ
اُسکے پچھم حصے میں گرا اور چارسو چھہتر برس
تک اسیطرح رہا * اُس زمانے میں قوم ہِرولي
نے جنکے چال چلن بہت ہي بد تھے اور جنکے
بادشاہ کا نام اُدواسر تھا سلطنت روم کي بے اِنتظامي
دیکھکے اُسپر چڑھائي کي اور اُسکے سب ملکوں کو
لے لیا اور وہاں کي سلطنت کو غارت کي *
اِسّے آگے یورپ مُلک کے اُتّر والوں نے آھستے آھستے
روم پر چڑھائي کرکے اُسے لےلیا تھا اِس سبب سے
کہ رومیوں کو یہہ طاقت نہ تھي کہ اُن سب مُلکوں
کو اُنھوں کے ہاتھہ سے چھڑاویں وے آسي روم
میں رہے * جب کہ اُدواسر مذکور نے روم پر
چڑھائي کي وہاں کے لوگوں کي طاقت اور
حشمت جو مثل سائے کي تھي اُسے بھي چھین
لیا * اُن دِنوں میں کمینے لوگ جو روم ملکوں
سے باھر تھے بڑي خاطر جمعي سے خوش گذراني
کرتے تھے *

یورپ ملک کے بڑے بڑے شہروں کے احوال مختصر کر کے لکھتا ھوں

اطالی کا بیان

چارسی چھہتر سنہ میں اُدواسر مذکور نے روم کو فتح کیا اور ملک اطالی بہت دن تلک بادشاھوں کے دخل میں رہا اور لڑایاں ھوئیں * سات سی اسی سنہ میں جرمن ملک کا بادشاہ بڑا -چارلس یعنے ملک الامان نے اپنے بیٹے کو جسکا نام پیپن تھا اطالی ملک کا بادشاہ کیا اور وھاں کی سلطنت کے کام اُسے سونپ دیا * بعد ازان اُسنے ملک اطالی کو کئی حصّے کئے چنانچہ آج تلک اسیطرح کا ھی اور وھاں کے نیک کاروں میں سے پاپا نام ایک شخص ھی ملک اطالی میں اُسکا ایک کلیسا ھی اور وہ کلیسا آخرت کے کاموں کی جاے پناہ ھی اور اطالی کے بعضے ملک میں اُس نیک کار کا حکم جاری ھی *

اسپانیہ یعنے اندلس کا بیان

روم ملک درھم برھم ھونے کے بعد جن قوم کا چال چلن بہت ھی برا تھا جرمن ملک سے اسپانیہ

میں آکے اُسے قبض ودخل کیا * بعد اُسکے آسي
جرمن کي دوسري قوم نے اُسي اسپانيه پر
چڑھائي کي تو بڑي لڑائي هوئي اسيطرح وهاں کے
رهنيوالوں کو هميشه اذيت هوتي اُس سبب سے
وے لوگ بہت حيران هوئے اور اُنهوں کي حالت
متغيّر هوگئي * اسي قوم کا ايک گروه جو گوتهه
کهلاتي هيں انهوں کي سلطنت اور قوم کي نسبت
سے بہت دن تک قائم رهي * سات سو تيرے سنه ميں
مسلمان کا لشکر اُن پر تاخت کرکے هزيمت ديکے
اسپانيه ملک کو اپنے قبض ودخل ميں لائے اور
غالب هوئے ليکن تهوڑا اس ملک کا گوتهه لوگوں
کے دخل ميں بهي رها * جب تلک مسلمان اس
ملک ميں رهے يعنے آتهه سو برس تلک هميشه هر روز
گوتهه اور مسلمانوں کے بيچ ميں لڑائي رهي *
ايکهزار چارسو بيانوي سنه ميں فِردِننَد نام ايک شخص
جو اسپانيه کا بادشاه تها اس جگهه کي دارالسلطنت کو
جو مقام گِريناده يعنے غرناط تها انهوں کے هاتهه سے
چُهڑا ليا اور اسپر غالب هوا اور اکيلا اسکے تمام ملکوں
کو قبض دخل ميں رکها * ايک سو برس گذرنے

کے بعد پھلپ نام ایک پادشاہ نولک مسلمانوں کو اس ملک سے نکال دیا اور سارا مال اور ملک کو انھون کا دخل کرلیا اسي سبب سے تمام مسلمان اسپانیہ ملک سے چلیگئے *

پرتوکال کے احوال

پرتوکال وہ ایک ملک ہی جو ایکھزار چوان سنہ ١٠٥٤ میں بنا کیاگیا اور ایکھزار پانسو برس میں -قوت اور حشمت اس مرتبے میں پہنچي کہ ایسي کبھي نہیں ھوئي تھي نہ آسکے آگے نہ اسکے پیچھے کیونکہ اُس زمانے میں دنیاکي تمام سوداگري گویا اُنکے اِختیار میں تھي لیکن اُس تاریخ سے اُنھوں کي دولت پھر آھستہ آھستہ گھتنے لگي * ایکھزار پانسو اسّي سنہ ١٥٨٠ میں اسپانیہ کا بادشاہ اُس ملک کو لیا اور اپنے قبضے میں لایا اور ساتھہ برس گذرنے کے بعد وہ ملک کسي کے دخل میں نرھا اور ایک مدت کے بعد وھاں کا بادشاہ اِس ڈر سے کہ بوْنا پارت چڑھائي کریگا اِس سبب اُس ملک کو چھوڑ کے وھاں سے چلاگیا اور امریکہ کے دکھن

جس جگہہ کا نام برازل هی وهاں جا کے بادشاهت اور سلطنت کرنے لگا ٭

هلند کا بیان

هلند کے رهنیوالوں نے بهت دن تلک نوع بنوع آفت وبلا میں گرفتار رهنے سے بهت حیران هو کے فرماں برداري اور تابعداري کئي ایک بادشاه کي قبول کي اور ایک بادشاه کے تحت حکم میں نرهے ٭ اخر اسپانیه کے بادشاه نے آن سبهوں کو اپنا تابعدار کیا اور اُس سبب سے که اسپانیه کے بادشاه نے ظلم میں کمر باندهي اور آخرت کا کام جسطورسے اُنکے بیچ میں هوتاتها اِسمیں مانع هوا اِسلئے وهاں کے رهنیوالے اسکا متحمل نهو کے اُسکے دشمن هوئے یهاں تک که تیس برس تلک لڑائي کر کے ایکہزار چهه سو نوی سنه ۱۶۹۰ میں اُسے هزیمت دیکے اُسکي فرماں برداري سے رهائي پائي ٭ اُنهوں کي یهه عادت تهي اور اِتفاق تها که جسوقت کوئي کام مشکل آن پڑتا تمام لوگ متفق هو کے اسکام کو انجام کرتے ایکہزار آٹهه سو چوده سنه ۱۸۱۴ میں اُس عادت کو چهوڑ کے کسي بادشاه کي تابعداري کا

ارادہ کیا - تب رعیتوں میں سے ایک شخص جو بڑا عالي نسب تھا اُسکے بیٹے کو تخت شاہي پر بٹھایا *

جرمني ملک یعنے الامان کا بیان

پیپن نام ایک شخص فرانس ملک کا بادشاہ تھا اُسکے فرزندونمیں سے چارلس نام ایک شخص تھا آٹھہ سو سنہ ۸۰۰ میں جرمن ملک کے بادشاہي تخت پر بیٹھا * اُس تاریخ سے وہ ملک ایک هي بادشاہ کے دخل میں هی اور اُس شخص نے جرمني اور اطالي اور دوسرے ملکوں کو لیکے بڑي سلطنت بہم پہنچائي - بعد اُسکے فراسیس ملک جرمني ملک سے خارج ہوکے جدا ایک ملک ہوا * ملک یورپ کے سارے اگلے قصّوں سے چارلس کي بادشاہت کا قصّہ بُہت هي مشہور هی جیسا کہ رام چندر کے احوال ملک بھارت پرشا کي تمام کتاب میں مشہور معروف هی * تین سی برس سے وے کتابین جن میں چارلس کے احوال لکھے ہوئے هیں تالیف ہوئي هیں ویسا هي اُسکے اوصاف بھی یورپ ملک کے دکھن میں مشہور هیں

باوجود اِسکے کہ جرمن ایك هي ملك هی تاهم اُسکے علاقے کے جتنے موضع هیں هر هر موضع میں ایک ایک سردار اور حاکم هیں - اور جیسا کہ ملک مرهٹہ کے تمام سردار وهاں کے بادشاہ کے جسکا نام پشّا تھا فرماں بردار تھے ویسا هي جرمن ملک کے تمام سردار وهاں کے بادشاہ کے فرماں بردار تھے - اور جسطرح کي تابعداري اور فرماں برداري وهاں کے سردار لوگ کرتے تھے اُس تابعداري کو فرانس کا بادشاہ بوناپارت نے ایکهزار آٹھہ سو چھہ سنہ ۱۸۰۶ میں موقوف کروا دیا - اُس تاریخ سے وهاں کے سردار لوگ کسي کي تابعداري نہیں کرتے هیں *

دنمرق اور سوّیڈن کا بیان

ایکهزار برس سے دنمرق کے جتنے احوال سُنے جاتے هیں اُسکا ایك بهي جهوٹھہ نہیں سب سچ هیں اُس تاریخ سے وے ایکهي طور پر ایک بادشاہ کے تابعدار هیں * نُروي ملک جو دنمرق ملک کے علاقے میں تھا ایک هزار آٹھہ سی چوده سنہ ۱۸۱۴ میں اُس ملك سے خارج هوا *

ایک هزار سنه ۱۰۰۰ میں ایک نیا سویدن ملک
آباد هوا اُس تاریخ سے وهاں کے رهنیوالے دنمرق کے
ساتهه جو اُنکے قریب هیں همیشه لڑتے هیں * کبهي
ایسا هوتاهی که دنمرق لوگ سویدن کے رهنیوالوں
پر غالب هوتے هیں اور اُس ملک کو اپنے دخل
میں لاتے هیں اور کبهي ایسا هوتا هی که سویدن
کے رهنیوالے دنمرق کے لوگوں پر غالب هوتے هیں
اور اُس ملک کو اپنے دخل میں لاتے هیں *

پولنڈ کا بیان

ایک هزار سنه ۱۰۰۰ میں پولنڈ جداگانه ایک ملک
هوا اور ایک بادشاه کے دخل میں آیا * وهاں کے
بادشاهوں میں سے کوئي بادشاه اپنے باپ دادے
کے تخت پر نهیں بیٹها بلکه وهاں کي عادت اسطور
پر جاري تهي که رعیت مُتّفق هوکر جسے تخت شاهي
پر بٹها تے وهي بادشاه هوتا اسي سبب سے وهاں
همیشه لڑائي هوتي * روسیه اور پروشیه اور جرمن ملک
جو پولنڈ کے قریب هیں سے تین ملک کے بادشاه
ایک هزار پچانوے سنه ۱۰۹۵ میں تعدّي اور زبردستي

سے اُسي پولنڈ کو تین حصّے کرکے ہرایک شخص نے ایک ایک حصّہ اپنے ملک کے ساتھہ ملا لیا * پولنڈ کے لوگ اگرچہ بڑے عالیہمت تھے و شُمار میں ایک کرور ساتھہ لک آدمي تھے لیکن اب اُنھوں کا نام نشان ملک یورپ میں نہیں ملتا ھی *

پرُوشیه کا بیان

اِس زمانے میں یورپ کے درمیان پروشیه کي دارالسلطنت بہت بڑي ھی * ایک سی بیس برس گذرتے ھیں که ملک جرمن کے گانوٴں میں سے پروشیه چھوتا ایک گانو تھا اور ایک ھزار سات سی ایک سنه ۱۷۰۱ میں وھاں کا زمیندار آپ مالک آنه دخل وقبض شروع کیا اور بادشاہ کي تابعداري سے اپنے تئیں خارج کیا اور چاروں طرف کے راجاوٴں کو کمزور پاکے اُنھوں کے ملکوں کو اپنے دخل میں لاکے اپنے ملک کو بڑھایا *

روسیه یعنے روس کا بیان

روسیه کے اکثر گانوٴ دوسرے بادشاہ کے دخل

میں تھے ایک هزار چهه سي اسّي سنه ۱۶۸۰ میں پترنام ایک بادشاه اُس طرف کے تمام ملکوں کو اپنے دخل میں لایا * اگلے زمانے میں یورپ کے لوگ روسیوں کو بے تمیز اور بد وضع جانتے تھے لیکن اب وے لوگ بڑي جُست جو اور تلاش سے بڑے عقلمند اور دانا هوئے هیں *

فراسیس کا بیان

شاه فراسیس کے چاکروں میں سے پیپن نام ایک شخص اُس شاه کو بادشاهي سے معزول کر کے آپ تخت شاهي پر بیٹھا اور نوسی ستاسي سنه ۹۸۷ میں وهاں کي رعیتوں نے متفق هو کے هُوگُوکاپت نام ایک شخص کو تخت شاهي پر بٹھایا * جو شخص اب وهاں کا بادشاه هی اُسي هوگوکي اولادوں میں سے ایک هی * ایکهزار سات سی اسّي سنه ۱۷۸۰ میں جب بادشاهت کے کام میں خلل هوا وهاں کے بادشاه نے معتبر رعیتوں کو بلایا اُنهوں نے اُسے بادشاهت کے لائق نهیں دیکھکے تخت شاهي سے اُتارا اور عدالت میں لا کے اُسکا قصور ثابت کر کے

اُسے اور اُسکي جورو اور خویشوں کو قتل کیا *
تب سے اُنھوں نے یہي صلاح سمجھا کہ کسي
بادشاہ کے تابع نرھیں اور سب لوگ متفق ھوکے
بادشاھت کے کام کو انجام کریں پس اُنھوں نے
یورپ کے تمام لوگوں کے ساتھہ لڑائي شروع کي
اور اِنگلند کے سوا یورپ کے تمام ملکوں کو
دخل میں لائے * بونا پارت نام ایک شخص
سپہ سالاروں میں معتبر شخص تھا وہ شخص ایک ھزار
آٹھہ سو چار سنہ ۱۸۰۴ میں تخت شاھي پر بیٹھا
اور سارے ملک کي بادشاھت کا خیال کیا اور
ایک ھزار آٹھہ سو بارہ سنہ ۱۸۱۲ میں بے سوچے
اور تامل کئے جاڑے کے موسم میں اُسنے روس پر
چڑھائي کي اُسکے سپہ سالاروں میں سے جو جو
بڑے زور آور اور عالیھمت تھے بڑي سردي کے
سبب سے سب ھلاک ھوئے تب وہ اِس آفت سے
بچ نسکا اور ایک ھزار آٹھہ سو چودہ سنہ ۱۸۱۴ میں
اُسکي بادشاھت برباد گئي - پھر ایک ھزار آٹھہ سو
پندرہ سنہ ۱۸۱۵ میں چھہ آدمي سپاھي لیکے وہ
فراسیس کے ملک میں آیا - گولے کي نوبت بھي

نہیں آئي که وہ شاهي تخت پر بیٹھا اور سنه مذکور کے جون مہینے میں اِنگلنڈ کے لوگوں نے اُسّے مقابله کرکے ہزیمت دیکے سینٹ هیلینه جزیرے میں اُسے قید کیا هی وهانسے چھوٹهنے کي توقّع نہیں هی * اب فراسیس ملک کے اگلے بادشاهوں کي اولادوں سے ایک شخص تخت شاهي پر بیٹھا هی *

اِنگلنڈ کا بیان

یورپ ملک کي اتر طرف کے رهنیوالوں میں سے ایک قوم نہایت بے تمیز اور بد وضع تھي - جسوقت اُنهوں نے رومیوں پر چڑهائي کي تب اُنهوں کو اپنے ملک کي حفاظت کے لئے اِنگلنڈ سے سپاهي منگانا ضرور هوا - جب اِنگلنڈ کے لوگوں نے دشمن کے ساتهه مقابله کرنے کي طاقت اپنے میں ندیکها لاچار هو کے قوم سکسن سے جو جرمن ملک کے رهنیوالے هیں مدد مانگي اور سکسنوں نے اِنگلنڈ میں آکے اُسکي مدد اور حفاظت نکر کے آپ اُس ملک کو دخل کیا اور دوسرے سکسنوں کو بلا کے انگلنڈ کو سات حصّے کر کے سات ملک مقرر کئے *

آتهه سو سنه ۸۰۰ میں سے ساتوں ملک ایک
بادشاہ کے دخل میں آئے اور اُس بادشاہ کے
فرزندوں نے دوسو برس تک بادشاهي کي • فرانس
کے پرگنوں میں سے نرمنڈي ایك پرگنه هی وهاںکے
بادشاہ کا نام ولیم تها اُسنے ایك هزار چهه ستهه سنه
۱۰۶۶ میں اِنگلنڈ کو فتح کرکے تخت شاهي پر
بیٹها اور آج تک بهي اُسیکے فرزند بادشاهي کر تے
هیں • اُسوقت میں یورپ کے تمام لوگ نادانيکي
تاریکي اور اندهیري میں تهے اور چهوتي چهوتي
لڑائیاں اِسقدر هوتي تهیں که قلم لکهنے سے عاجز
هی لیکن جن مسلمانوں نے اسپانیه کو فتح کیا تها
عقلمند تهے - جب سے شاہ ادواسر نے ملک
روم کو فتح کیا اُسوقت سے شاہ پیپن کي بادشاهت
تک جسقدر لوگ روم میں رهتے تهے سب ایک
دوسرے سے لڑائي کر تے لیکن آهسته آهسته اُس
فعلکو ترك کرکے سب متفق هوکر بادشاهت کے
کام میں مشغول هو ئے هیں •

اُس زمانے میں جو شخص که روم کے نیکو
کاروں کا رئیس اور سردار تها اُسنے کمال مرتبے میں

ترقّي كي تهي اِسلئے وہ شخص چهوتے بڑے سبهوں کے بیچ میں مشہور هوا تها - کئي برس آگے نيك كام كرنے اور بد كام سے باز رهنے کے حکم جاري كرنے میں بڑي عاليهمتي اور دليري كرتا تها اور اُسوقت میں اُس شخص کا مرتبه يورپ کے تمام لوگوں سے زيادہ تها اور دين کے كام میں تمام يورپ کے لوگ اُس شخص كي تابعداري كرتے اور كسيطرح كي نافرماني نهيں كرتے * يهہ كام وهانكے تمام كاموںسے بڑا عجيب وغريب هی اور اُس شخص كي سعي سے اُن لوگوں كي وضع اور چال چلن کا مبدّل هونا يهہ بہت هي مشكل امر هی ٭

رومي نيكوكاروں کے سردار كي قوت اور حشمت کا بيان

جسوقت حضرت عيسي عليه السلام لوگوں كو هدايت كرنے اور خدا کے احكام ظاهر كرنے لگے تب اپنے اصحابوں كو فرمايا كه ميرے احوال ظاهر كرو اور لوگوں كو اُسے خبردار كرو

اور اُنھوں کو یہہ بھي کہا کہ تم آخرت کے
کام میں کسي کو اپنے سے افضل نجانو بلکہ
جو شخص دین قبول کرے اور ایمان لاوے
اُسے اپنے بھائي کے ایسا جانو انجیل معظم
میں جو ھی اُسي کو سیکھو اور سکھاؤ اُسکے سوا
اور کسي چیز کے سیکھنے سکھانے سے پرھیز کرو*
بعد اُسکے حضرت کي وفات بعد اُنکے اصحابوں کو
بت پرستوں نے ھزاروں طرح سے اذیت دي
یہاں تک کہ بہتیروں کو جان سے ھلاک کیا تو بھي
اُنھوں نے احکام الہي ظاھر کرنے اور لوگوں کو
سنانے میں کوتاھي نہیں کرتے * اُس حضرت کي
وفات بعد سو برس گذرے تھے کہ جو لوگ بڑے
بڑے شہروں میں وعظ کرتے اور لوگوں کو دین
میں بلاتے تھے اُنھوں کو کبر اور خود بیني یعني
بڑائي آگئي کہ اپنوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے اصحابوں سے بہت بڑا اور اچھا جانتے تھے اور
آخرت کے احکام کو اپني طرف سے بنا کے
لوگوں کے سامھنے بیان کرتے - پس یہہ ناشایستہ
کام سب روز بروز بڑھنے لگے اور انکي جڑ مضبوط

ہونے لگي - اسوقت میں ان فرقوں کو صرف
آخرت کے کام میں قوت تھي لیکن دنیا کے
کام میں کچھہ قوت اور حشمت نہیں رکھتے تھے
توبھي تمام لوگوں کے نزدیك ان سبھوں کي عزّت
تھي اور اُنھوں کو بہت اچھا اور بہتر جانتے تھے اور
اسوقت میں لوگ آخرت کا فائدہ حاصل کرنے کے
لئے بڑي محنت اور سعي کرتے تھے * اس حضرت
کے انتقال بعد تین سو برس گذرے تھے کہ اُنھوں
نے اللہ تعالیٰ کے احکام جسطور سے لوگوں کو
سکھایا تھا کسي جگہہ میں اُسکا نام نشان نرھا بلکہ
وے ساري پسندیدہ اور اچّھي طریقیں نیست
اور نابود ھوگئیں اور جو لوگ ایمان لائے تھے وے
کتنے فرقے ھوگئے اور ھر فرقے کا جدا گانہ ایك
ایک سردار مقرر ھوا * بعد اسکے جو لوگ دوسرے
ملک میں دین کي طرف بلاتے تھے اور ھدایت
کرتے تھے اُن فرقوں کے سرداروں پر سردار مقرر
ھوئے * عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب جب
تك اپنے کام میں مستقل تھے یعني کسي کے تابع
نہیں تھے ملایمت اور نرمي سے گذران کرتے تھے

اور جب وے کسر نفسي سے دوسرے لوگوں کو اپنوں سے اچھا جانتے تھے اور آخرت کے کام میں بزرگ جانتے تھے تب اُمرا اور دولتمند اُنپر شفقت اور مہرباني کرنے لگے * جب کہ بد ذات لوگوں نے اُنھوں کي یہہ قدر اور مرتبہ دیکھا صرف حکومت کرنے اور عزّت حاصل کرنے کے لئے ایمان لانا شُروع کیا *

حضرت عیسی علیہ السلام کے اِنتقال کے تین سو برس بعد روم کے قسطنطن شاہ اسطرح پر احکاموں کو جاري کرنے میں مستعد ھوا کہ جسطرح اُس حضرت نے فرمایا تھا اور روم کے تمام ملکوں میں سارے احکام کو جاري کیا اور اُن فرقوں کے جن کا ذکر اوپر ھوا سردار سب بڑي عزّت اور مرتبہ حاصل کرنے لگے * بہُتیرے آدمي یہہ دیکھکے کہ دین کے احکام ظاھر کرنے میں اور لوگوں کو دین کي طرف بلانے میں بہت فائدے ھیں اور اس طریق کے اِختیار کرنے سے بہت لوگ تابعدار ھوتے ھیں یہہ کام کرنے کے لئے بہُت ھي مشتاق ھوئے * جو شخص روم کے نیکو کاروں کا

سردار تھا وہ کتنے دنوں کے بعد انپر جو کہ
دوسرے ملکوں کے نیکوکاروں کا سردار تھے حکم
جاري کرنے لگا * جیسا ہر ایک ملک کے لوگ
دنیا کے کاموں میں سلطان روم کي فضیلت اور
بزرگي کے قائل تھے ویسے ہي وہانکے نیکوکاروں
کے سردارکو آخرت کے کام میں تمام ملک کے
نیکوکاروں کے سرداروں میں سے بہتر جاننا اُنھوں کے
نزدیک بہت پسندیدہ ہوا * جب ملک روم دو حصّے
کیا گیا قسطنطنیہ کے نیکوکاروں کا سردار اُن پر جو
کہ اُسکے ایک حصّے کے نیکوکاروں کے سردار تھے
حکم جاري کرنے لگا اور روم کے نیکوکاروں کا
سردار اُن پر جو کہ پچھم حصّے کے نیکوکاروں کے
سردار تھے ویسي ہي حکم جاری کرتا تھا * جو
شخص اُس زمانے میں روم کے نیکوکاروں کا سردار
تھا اپنے تئیں پاپا یعنے قوم کا باپ مشہور کروایا
تھا اور بڑا چالس نام ایک شخص تھا اُس ملک کي
بادشاہت کا کام اُسکي سپرد کیا * پاپا مذکور دنیا
کے کام میں کبھي مشغول نہیں ہوتا جسوقت
دنیا جہالت اور کُفر کي تاریکي سے اندھیاری تھي

پاپا مذکور کے فرماں بردار لوگ هر ایك ملك کے آدمیوں کو اِسطور سے سکھاتے اور رغبت دلاتے اور پھسلاتے که اُنھوں کے دل پاپا مذکور کي طرف پھرتے اور مائل هوتے اُسوقت اُسنے اپنے تئیں روم کا سردار اور رئیس مشهور کیا کرتا * جانا چاهئے که جس شخص کا لقب پاپا هوتا یهه لقب اُسکے فرزندوں کو حاصل نهیں هوتا بلکه عالموں میں سے ایک شخص کو چنکے اس لقب میں ملقب کرتے * جن لوگوں کا یهه لقب هوتا وے اپنے دل کو اور کاموں کي طرف سے اُٹھاکے صرف ترقي اور کمال حاصل کرنے میں سعي کرتے اور کسي کام کي طرف متوجه نه هوتے * جسوقت پاپا مذکور دیکھتا که ملکوں میں سے کسي ایك ملك کے لوگوں کے بیچ میں اختلاف هوا تب اس ملك میں دین کے احکام کو بڑي تاکید سے جاري کرتا *

اندھیري اور تاریکي وقت کا بیان

پانسو برس سے لیکے هزار برس تلك یورپ ملك اور اُس ملك کے رهنیوالے بدکاري اور جهالت کي تاریکي میں اسطرح ڈوبے هوئے تھے که اُس

زمانے کو تاریك زمانه کهتے تهے • ایک بدکار اور بد
اطوار قوم نے جنکا مسکن یوروپ کي اُترطرف تها
اس ملک کي اچهي رسم اور پسندیده طریقوں کو اور
اُسکے نوع بنوع علموں کو نیست نابود کردیں - اگر کُچهه
علم تها تو صِرف اُن لوگوں میں تها جو خلائق کو
دین میں بُلاتے اور هدایت کرتے اور نیکي کا حکم
دیتے اور بدي سے منع کرتے تهے - اُنهوں کے سواے
کیا چهوٹے کیا بڑے جتنے تهے سب نادان اور
جاهل تهے یہاں تك که هزار آدمي میں ایك آدمي
لکهنے پڑهنے نهیں جانتا ایسے تاریک زمانے میں
پاپا مذکور کي قوت اور حشمت بڑهنے لگي اور تمام
لوگ اُسکے تابعدار هوئے • جو لوگ خلائق کو
هدایت کرتے اور دین میں بلاتے نے بهي باوجود علم
اور فضیلت کے اُس پاپا کي فرماں برداري کرتے تهے اور
سارے خلائق اُن لوگوں کے بڑے فرمان بردار
تهے • یہاں سے سمجها چاهئے که پاپا کي شوکت
وحشمت کسقدر تهي اور لوگ کس مرتبے میں
اُسکي تابعداري اور فرماں برداري کرتے اور پاپا
مذکور نے هدایت کرنیوالوں کي اور دین میں

بلانیوالوں کي عزت بڑھانے اور اُنھیں درجۂ
اعلیٰ میں پہنچانے کے ارادے سے اُنکے سوا اوروں
کو اِنجیل کي تعلیم سے منع کیا اور یہہ حکم بھي دیا
که اِنجیل پڑھتے وقت لوگ اُسکے معنے کو جسطور سے
واعظوں نے بیاں کیا هی یاد رکھیں * یورپ کے
تمام ملک میں عبادت اور غیرہ کے احکام لا تیني
زبان میں تھے عوام لوگوں کو اُس زبان سے خبر نه تھي
اور پاپا مذکور نے واعظوں کو بیاه شادي اور خانه
داري سے اِسلئے منع کیا که وے همیشه اُسکے تابعدار رهیں
اور بیاه شادي کرنے سے جورو کے خویشوں کے
ساتھه قرابت اور خویشي پیدا کر کے تابعداري سے
بازنرهیں * افتراسے یے جھوتھه باتیں بھي بناکر کہا
که بہشت اور دوزخ کے درمیان ایك جگهه هی اُسکا نام
پرگتري یعنے اُن دونوں منزل کے بیچ میں ایک مقام
هی وهاں گنهگاروں کا گناه معاف هوتا هی اور یہه بھي
کہا که مرنے کے بعد مردے پہلے وهاں جاتے هیں
بعد اُسکے واعظوں کے معاف کروانے کے وسیلے سے
گناه کي ناپاکي سے پاک صاف هو کر بہشت میں
جاتے هیں اِسلئے لوگوں نے واعظوں کا مہینا بہت

خوش هو کے مقرر کیا * اس تاریک زمانے کے لوگ اُنھوں کو مہینا دینے میں کبھی غفلت نہیں کرتے اور جاهل لوگوں کو یقین هوا که بهشت اور دوزخ کی کُنجی واعظوں کے هاتهه میں هی * یورپ کے تمام ملکوں میں مکانیں بنے واعظ لوگ وهاں بڑی اذیت سے گذران کرتے اور اپنے تابعداروں کے گنجوں سے بہت روپئے لیکے اپنے گنجوں کو بھرتے تھے * پاپا مذکور نے ایک عدالت بنوائی اُسکا نام انکویزیشن رکھا اگر کوئی آدمی واعظوں کا عیب ظاهر کرتا یا اُنھوں کو جھوٹھا ٹھہراتا یا کوئی کہتا که پاپا کو نسیان هی یعنے بھولتا هی تو اُس آدمی کو اُس عدالت میں لیجا کر انصاف کرتا * جن لوگوں کی تقصیر برس کے بیچ میں ثابت هوتی برس تمام هونے سے اُن سبھوں کو جمع کر کے جلا دیتا - حساب کیا گیا که اُس عدالت کے شروع سے اِس وقت تلک دس لک آدمی سے زیادہ پاپا مذکور کے حکم سے هلاک هوئے *

پاپا نے یورپ ملک کے بادشاهوں کو اسطرح اپنے قابو میں رکھا تھا که جیسے کسی چیز کو لوهے

کي زنجير سے قيد کرکے رکھتے هيں اور وهاں کے
بادشاهوں ميں سے جو بادشاه گردن کشي کرتا اور
اُسکي تابعداري اور فرماں برداري نهيں کرتا اُسکو
بادشاهت سے معزول کرتا اور اُس بادشاه کا جسقدر
پانا رعيتوں پر هوتا اُنهوں کو ادا کرنے نهيں ديتا
معاف کر ديتا بعد اُسکے جس شخص کو بادشاه
هونے کے لائق سمجهتا اُسي کو بادشاهت ديتا ٭
جس شخص کا لقب پاپا هوتا وه اپنے تئيں
عيسى عليه السلام کے نائب سمجهتا اور گمان کرتا
که تمام دنيا کا مالک ميں هوں اور قوت اور حشمت
اُسکي اِس مرتبے ميں هوتي که جسکي بادشاهت کو
چاهتا دوسرے کو ديتا ٭ پاپا اپنے تئيں جو
اُس حضرت کا نائب سمجهتا بادشاهوں ميں سے
کوئي شخص اِس بات کو سچ نهيں جانتا بلکه
جهوٹهه سمجهتے تهے ٭ اُسکي عادت يهه تهي که
جسوقت آپ گهوڑے پر سوار هوتا بڑائي اور
فخر کي راه سے وهاں کے بادشاهوں کو رکاب
تهامنے کهتا اور کبهي کسي بادشاه کے سر پر تاج شاهي
رکهکے اُسے اپنے پانو پر ڈالتا اور کهتا که جتنے آدمي

بادشاهي کرتے هیں صرف هماري مدد سے هی اور
واعظوں کا وعظ کرنا اور اسطرح کا فخر کرنا که هم
اُسکي اطاعت کرتے هیں جو خدا کي اطاعت کرتا
هی یہه بهي هماري اعانت سے هی *

ترکوں کے هاتهه سے ملک یروشالم
یعنے بیت المقدس کو چهڑانا

ایک سی اسّي ۱۸۰ سنه میں جو عجوبه ظاهر هوا
اگلے زمانے کے عجائب میں سے سو بڑا عجوبه
هی * یروشالم ایك جگہه هی وهاں مسیح علیه السلام
کي قبر هی جهالت اور تاریك زمانے کے تمام
لوگوں نے بڑے اعتقاد سے اُس قبر کو زیارت
گاه اور طواف کرنے کي جگہه مقرر کیا تها یہاں
تک که هزاراں لوگ زیارت کرنے جاتے * وهاں
جاکے جو جو کام کرتے سو میں بیان کرتا هوں -
اس سے کئي برس آگے یروشالم مسلمانوں کے دخل
میں تها لوگوں کو وے زیارت کرنے نہیں دیتے اور
زیارت کرنیوالوں کو اذیت دیتے - اُنهیں دنوں میں
پتر نام ایك شخص جسنے جنگل اختیار کیا تها زیارت

کرنے آیا زیارت کرنیوالوں کي اذیت دیکھکر
اپنے دلمیں کہنے لگا کہ اس نیك کام میں کیا هي
خلل آگیا هی * بعد اُسکے پتر یورپ میں گیا اور پا پا
کے حضور میں جاکے بہت روکر زیارت
کرنیوالوں کے احوال بیان کیا اور کہا اگر آپ کي
مرضي هو تو میں تمام یورپ میں جاکے تمام
لوگوں کو ترغیب دوں تاکہ سب ملکے مسلمانوں
کے هاتهه سے یروشالم کو چهڑاویں * پاپا مذکور نے
یهه بات سنکے اس کام میں بدل متوجه هوکر کہا
جو کوئي اُس میں مدد کریگا بے شک اُسکے گناه
معاف هونگے اور میں اُسکا ضامن هوں * تب پتر
یورپ کے تمام ملک میں کیا شہر کیا گانو سب
جگهه میں پهرا کیا اور زیارت کرنیوالوں کي خرابي
اور اذیت کا بیان کرتا رها اور اُنهوں کے احوال بیان
کرکے تمام لوگوں کو غُصّه دلایا * اس خبر کے
دینے سے فائده یهه هوا که سارے یورپ کے
رهنیوالوں کا دل اسطرف متوجه هوا اور اُس
زیارتگاه کو مسلمانوں کے هاتهه سے چهڑانے کے
لئے اُنهوں کے دل میں ایک سوز پیدا هوا تب

اُسکام کے انجام کے لئے سبھوں نے اپنے خویش اقارب اور جورو لڑکے کو چھوڑ کے پتر کے ساتھہ جانے کو کمر باندھی اور اُسکے پیچھے چلے * جن لوگوں نے اُس کام کے لئے کمر ہمت کی باندھی تھی اپنے لباسوں پر صلیب کی صورت کا نقشہ بنایا تھا *

پتر مذکور لاکھہ آدمی جمع کرکے اپنے تئیں سپہ سالار مقرر کرکے کنعان ملک میں چلا - باوجود کے اتنے آدمی اپنے ساتھہ لیگیا تھا لیکن زاد راہ کی کچھہ تدبیر نہیں کی تھی اس سبب سے وے جس ملک میں جاتے لوٹ تاراج کرتے اس جہت سے بعضے ملکوں کے لوگوں کے ساتھہ لڑائی ہوئی اور بہتیرے آدمی ہلاک ہوئے ٭ تھوڑے سے لوگ جو کہ یروشالم میں خیر وعافیت سے پہنچے اُنھوں کے ساتھہ لڑائی کا سامان چنداں نہ تھا وے وہاں پُہنچکر مسلمانوں کے ساتھہ لڑے وہ بھی بخوبی نہوا اس سبب سے اُنھوں کے بہتیرے آدمی مسلمانوں کے ھاتھہ سے مارے گئے اور تہ تیغ ہوئے* چونکہ پتر نے سابق سے یورپ کے بادشاھوں کے

دلوں کو بہت ھي غُصّہ دلایا تھا اس جہت سے
اُن بادشاھوں نے اپني رعیتوں کو سپاھي کا لباس
پہنا کے دوسري بار یروشالم میں آنے کا قصد کیا ٭
جب کہ اشیا کے میدان میں پہنچکے سپاھیوں
کو شمار کیا سات ٧٠٠٠٠٠ لاکھہ ھوئے جب لڑائي
ھوئي وے مسلمانوں پر غالب آئے اور اُس ملک
کو قبض دخل میں لا کے اُس قبر کو چھڑا لیا ٭
اُسوقت زیارت کرنیوالے بخوبي زیارت کرنے لگے
اور اپني قوم میں سے ایک شخص کے سر پر تاج
شاھي رکھکے تخت پر بٹھایا اور وھاں کي باشاھت
اُسکي سپرد کي ٭ سارے مسلمانوں نے یروشالم
سے نکلکے اُسکي چاروں طرف اقامت کرکے عیسائیوں
کے ساتھہ پھر لڑائي شروع کي اور بہتیرے
عیسائیوں کو قتل کیا اور جسقدر سپاھي تھے اُنھیں
سے تھوڑے سپاھي جان بچا کر اپنے گھر گئے -
اُس قبر کو مسلمانوں کے ھاتھہ سے چھڑانے کا
خیال وھانکے لوگوں کے دلمیں دوسو برس تک
رھا ٭ جو جو ملک پتر نے فتح کیا تھا اُسکي
حفاظت کے لئے سات آٹھہ بار یورپ سے یروشالم

میں سپاھي گئے تھے * بعد اُسکے آھستہ آھستہ اُس قبر
کي زیارت موقوف ھو گئي اور بیس لاکھہ فوج
ھلاک ھونے کے بعد یروشالم پھر مسلمانوں کے
دخل میں آیا چنانچہ آج تلک بھي اُنھوں کے
ھاتھہ میں ھی *

یورپ کے رھنیوالوں کو علم
اور فضل حاصل ھونے کا بیان

یروشالم ملک مسلمانوں کے ھاتھہ سے جانے کے
بعد یورپ ملک میں تین امر عظیم یعنے بڑے بڑے
کام ھوئے * اُس تین امر کے سبب سے جسقدر
دولت ھاتھہ آئي اُسي سے تمام یورپ کے
رھنیوالے دولتمند ھوگئے اور جتني قوت و حشمت
اور علم و حکمت آج کے زمانے میں یورپ کے
رھنیوالوں کو حاصل ھی اُنھیں تین امر عظیم کے
سبب سے سب کچھہ ھی * ایکھزار چار سو ترپن
۱۴۵۳ سنہ میں جسوقت تُرکوں نے قسطنطنیہ پر
چڑھائي کي تھي اسوقت صرف گرگ کي زبان
اور اُنکے علوم پھیلے ھوئے تھے انکي کتابوں میں سے

جو جو اچھي تھیں انھي کا درس جاري تھا اور
لوگ اسی سے فائدہ حاصل کرتے تھے • جب که تُرکوں
نے قسطنطنیه فتح کیا اور اُسکے تمام ملکوں کو عمل
دخل کیا وهاں کے علما اپني کتاب اور عُلوم کو
لے بھاگے اور ملک یورپ میں رهنے کي تدبیر کي •
اں جہاں رهے وهاں مکتب اور مدرسه بنا کے
گرک کا درس دینے لگے تب آهسته آهسته لوگ
تحصیل علوم اور حکمت کے درپے هوئے اور جهالت
کي تاریکي جسنے یورپ کو چھپا رکھي تھي آهسته
آهسته دور هوگئي اور علم وحکمت کے نور سے وہ ملک
روشن هوا • اُسي تاریخ سے وهاں هر طرح کي زبان
رواج پائي اور لوگوں کے دلوں میں نقش هورها *
وهاں علم اور حکمت کي ترقي اسطرح سے هوئي
که رهنیوالے وهانکے سب لوگوں سے علم اور حکمت
میں بڑھ گئے *

پاپا کے هاتھه سے لوگوں کي نجات کا بیان

یقین هی که ایکهزار چار سو ۱۴۰۰ سنه میں عُلم
وحکمت کے ستارے کي روشني سے جهالت کي

تاریکي دور هو گئي اور اُسکے کئي برس بعد چهاپا
شروع هوا* اُس وقت اُس ملک میں بهتیرے آدمي
تحصیل علم اور حکمت کے درپے هوکے بڑي سعي
اور کوشش کرنے لگے اور درس و تعلیم کا باب مفتوح
هوا اور وهاں کے رهنیوالوں کو بهلے بُرے کي
تمیز هوئي اور پاپا کي باتوں کے صدق و کذب کو
اُنهوں نے معلوم کیا * ایکهزار پانسو دس سنه ۱۵۱۰
میں مارتین لوتهر نام ایک شخص جرمني تها پاپا کے
کار خانے کو برباد کرنے کے درپے هوا تب یهه کها که
اِسقدر دولت اور حشمت جمع کرنا پاپا کو نامناسب
هی اور اصلا پسندیده نهیں هی اور اُسکي ساري
باتیں اِنجیل کے برخلاف هیں اور جتنے برے
کاموں کو اُسنے کیا تها اُس شخص نے تمام بیان کیا*
خُلاصه یهه هی که مارتین لوتهر کي کوشش اور
سعي سے یهه فائده هوا که پچاس برس کے عرصے میں
یوروپ کے نصف لوگوں نے پاپا کي طریق اور
قول و فعل کو ناپسند کرکے اِنجیل کے مطابق اِجتهاد
کرکے اپني عبادت کي طریق کو الگ کیا * اب
فرانس اور اِطالي اور جرمن اور اسپانیه اور

پرتوگال اور پولنڈ کے رہنےوالے دین اور عاقبت کے کام میں پاپا کے قول کي پیروي کرتے هیں - لیکن اِس زمانے میں جو علوم اور فنون یورپ ملک میں رواج پائے هیں اُسکے وسیلے سے معلوم هوتا هی که پاپا کي گفتگو اور اجتهاد اچھا نهیں تها *

شهر بابل کا بیان

دو هزار برس گذرتے هیں که کلکتے کي پچهم طرف اندازي ایکهزار کوس کے فاصلے پر فُرات دریا کے کنارے بابل نام بهت بڑا ایک شهر نهایت آباد اور معمور تها وهاں کے بادشاه بیگم نے جسکا نام سِیمِرمِس تها اپنا نام نشان باقي رکهنے اور نیکنامي حاصل کرنے اور مرنے بعد نیکنام هونے کے لئے اُس شهر کو بسایا تها * اُس بادشاه بیگم کي بڑي آرزو وکمال خواهش تهي که دنیا میں اُسکا نام همیشه باقي رهے اور اُسکے نشان باقي رهیں اور مرنے بعد لوگ اُسے همیشه نیکي میں یاد کرتے رهیں - تب اُسنے اپني دارالسطنت سے بیس لاکهه آدمي کو بابل شهر بناکرنے اور اُسکي عمارت بنانے کے لئے منگایا * اُسکے مرنے

بعد جو لوگ اُسکے قائم مقام ہوئے تھے اُنہوں نے اُس شہر کو بڑا لنبا چوڑا اور نہایت آراستہ اور پاکیزہ اور خوبصورت بنایا - اب اُس شہر کا احوال مفصّل لکھتا ہوں *

شہر بابل کے سور بلد یعنی شہر کی چاروں طرف کی دیوار کا بیان

شہر بابل کو بڑا ایک لنبا چوڑا میدان کے بیچ میں بنا کیا تھا اُسکی دیوار کا حال عجیب وغریب ہی چوڑائی اُسکی چونسٹھہ ہاتھہ کی تھی اور وہ شہر چوکھونٹا تھا ہر ایک طرف ساڑھے سات کوس چوطرف تیس کوس کا احاطہ تھا * اُس شہر کی دیواریں جن اینٹوں سے بنی تھیں بہت بڑی تھیں اور اس اطراف میں ایک قسم کے درخت تھے اُسکے عرق سے اینٹوں کو جما کے ایک کو دوسرے پر بٹھایا تھا اُسی عرق کے سبب سے ہمیشہ وہ دیوار مضبوط تھی * چار دیواری کی چاروں طرف نہریں پانی سے لبالب تھیں اور اُن نہروں کے دونوں کنارہ اینٹ سے بندھے ہوئے تھے اور جتنی

اینٹیں دیوار بننے کے لئے تیّار ہوئي تھیں اُنہیں نہروں کي مٹّي سے بني تھیں * اسي سے سمجھا چاھئے کہ نہروں کي لنبائي چوڑائي کتني ہوگي *

شہر بابل کے دروازوں کا بیان

بابل شہر کے ہر ہر طرف پچیس دروازے پس چو طرف سو دروازے تھے * ہر چاروں طرف بعض بعض جگھہ میں بڑے بڑے مضبوط قلعہ بنے ہوئے تھے اور اُن قلعوں کي دیوار شہر کي دیوار سے بلند تھي اور ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک جو باہم مقابل اور محاذي تھے سڑکیں نکالي تھیں * اُن سڑکوں کي چوڑائي سو سو ہاتھہ کي اور لنبائي میں ساڑے سات کوس کي تھیں اور سب سڑکیں سیدھي تھیں * اُس قسم کي شاہ راہ یعني بڑي سڑکیں اُس شہر میں پچاس تھیں اور ہر ہر سڑک کي لنبائي ساڑے سات کوس کي تھي * اُن سڑکوں کے سوا شہر کي چاروں طرف اور چار شاہ راہ یعني بڑي سڑکیں تھیں ہر ہر کي چوڑائي ایک سو تینتیس ہاتھہ کي تھي *

سڑکوں کي کثرت کے سبب اُس شہر میں چھہ سو چھہتر محلّے تھے اور ھر ھر محلّے کي لنبائي اور چوڑائي ایک کوس کي تھي اور اُن محلّوں کي چاروں طرف بڑے بڑے عالیشان مکانیں اور خوش وضع و پاکیزہ حویلیاں تھیں اور اُن محلّوں کے بیچ میں روح افزا باغ اور دلکشا چمن اور بہار پیرا کیاریاں تھیں *

پُل کا بیان

بابل شہر کے بیچ میں فُرات دریا اُتّر اور دکھن سے بہتا تھا اُس دریا کے دونوں کنارے دیواریں بني ہوئي تھیں اُسکي چوڑائي سور بلد کي چوڑائي کے برابر تھي اور اُن دیواروں میں پیتلکے دروازے تھے اور باشندۂ شہر کے آرام کے لئے گھاٹوں کو پُختہ کر کے بنوا دیا تھا اور رات کے وقت جب دروازوں کو بند کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ یہہ دو شہر ھی *

فُرات دریا پر شہر کے اندر ایک پُل نہایت خوبصورت اور خوش وضع اور بہُت ھي مضبوط

تھا - اُسے عجیب طرح سے بنایا تھا کیونکہ وہ دریا بالو سے بھرا ھوا تھا اسواسطے پُل کے موضع تحدیب کو سخت پتھروںسے بنوایا تھا اور پتھر کے ٹکروں کو لوھے اور سیسے سے بتھایا تھا اور پُل بنانے وقت دریا کا پانی دوسری طرف سے نکالکے دریا پر پُل بنایا تھا *

شہر بابل کے اطراف و جوانب کی نہر اور تالابوں کا بیان

شہر بابل کے اطراف و جوانب میں یعنی آس پاس عجیب وضع کی نہر اور تالاب بنے ھوئے تھے اور اُن نہر اور تالاب سے بہترا کام اور بڑا فائدہ نکلتا تھا * ارمنی پہاڑ پر جو فُرات دریا کا جھرنا ھی جسقدر برف جمع ھوتیں گرمی کے موسم میں پگھلکے اُس دریا میں گرتی اِس سبب سے پانی بہت ھی بڑھتا اسسے شہر کے لوگوں کو بڑی اذیت ھوتی * تب اِس آفت کو دفع کرنے کے واسطے اُس شہر کی دونوں طرف تھوڑی تفاوت پر بڑی دو نہریں کھودیں * کھودنے کے بعد برف گلنے اور پانی بڑھنے سے

شہر کے لوگونکا کچھہ نقصان اور ھرج نہیں ھوتا کیونکه
اُن دونوں نہرونسے پانی دریاے تکریس یعنی جھیل
میں چلا جاتا اور اُس دریا کے دونوں کنارے کے
لوگوں کو کسیطرح کی اذیت جو نہو اِسلئے دریا کے
دونوں کنارسے بڑی لنبی چوڑی دیوار بنادی *
اُن دیواروں کو بنانے کے لئے شہر کی پچھم طرف
بہُت بڑا ایک تالاب بیس کوس کا چوڑا اُسی کوس کا
لنبا تیئیس هاتھہ کا گہرا کھودا اور دریاے فُرات
سے پانی نکالکر اسی تالاب میں جمع کرتے * جس کام
کے واسطے دریاسے پانی نکالکے اُس تالاب میں لاتے
جب وہ کام ھو جاتا تب اُس پانی کو چھوڑتے که
پھر دریا میں جاتا لیکن تالاب کو اپنے حال پر رھنے
دیتے * کبھی پُر نہیں کرتا اِسلئے کہ ہر سال برسات میں
فُرات دریا کا پانی بڑھکے شہر کو غارت نکرے * ملک
کی آبادی اور لوگوں کے آرام کے لئے یکسالہ پانی
اسمیں جمع رکھتے اور اُس تالاب کی چاروں طرف
سے نہریں کھود کے کھیتوں میں پانی لیجاتے *
اُس تالاب سے دو طرح کا فائدہ ھوتا ایک یہہ کہ
برسات کے ایّام میں جسقدر پانی دریا میں بڑھتا

اُسي تالاب ميں جمع هوتا اور ملك ڈوبنے سے محفوظ رهتا - دوسرا يهه كه جسوقت پاني كي سختي هوتي تب اُس تالاب كا پاني ليجاتے اور اُسّے كهيت اور فصل كرتے * بعضے كہتے هيں كه نيبوكدنيسر نام بادشاه يعني بخت نصر كا بنايا هوا تها - بعضے كہتے هيں كه اُسكي بي بي نے اسطرح سے شهر كو بسائي تهي اور تالاب اور نهر اور پُل اور ديوار اور گلستان سارا كارخانه اُسي كا بنوايا هوا تها *

بادشاهي محل كا بيان

بابل شهر كے بيچ ميں پُل كي دونوں طرف سے شاه بابل كے دومكان عاليشان بنے هوئے تهے * جسوقت دريا خشك هوا تها اُن دونوں مكان ميں آنے جانے كے لئے دريا كے اندر سے ايک رسته نكالا تها كه اُس رستے سے ايک مكان سے دوسرے مكان تك آمد رفت كرتے * دريا كے پورب بادشاه كا پُرانا ايك مكان تها اُسكي چاروں طرف كا اِحاطه دوكوس كا تها اور دريا كے پچهم بادشاهي نيا ايک مكان تها اُسكي چاروں طرف كا احاطه پاوكم

چار کوس کا تھا * مکان مذکور تین دیواری کے
احاطے میں جو ایک دوسرے کو محیط تھی بنا ہوا
تھا اور پتھریں جن پر جانوروں کي تصویریں تھیں
اُن تینوں دیوار پر لٹکتے تھے * اُس نئے مکان کے
اندر جو بادشاہ کے لئے بنا تھا بہت ھي خوبصورت
اور دلپسند ایک باغ مُعلّق تھا اور یہہ باغ اُس شہر
کے اور اور باغوں سے بڑا مشہور تھا اور اُس باغ کي
ایگ ایك طرف کي لنبائي دوسو چھہ ستّھہ هاتھہ
کي تھي * اُس باغ کي بناکي صورت یہہ ھی
کہ پہلے زمین پر محراب دار ستونوں کو گاڑ کے اُسکے
اوپر چھت بنائي ھی پھر اُس چھت پر دوسرے
ستونوں کو گاڑ کے اُسپر چھت بنائي الغرض
جب تك کہ سور بلد کے برابر بلند نہوئي تب تک
اُسیطرح سے چھت بناتے گئے بعد اُسکے جو ستون سب
ستونوں سے اوپر تھے اُسپر ساڑھے دس هاتھہ لنبا اور
آڑھائي هاتھہ چوڑا پتھروں کو بچھایا اور ایك قسم
درخت کے عرق سے جو اُس ملك میں هوتا هی
نلوں کو وصل کر کے اُن پتھروں پر بچھایا اور اُسکے
اوپر دوتہہ اینٹ کي فرش کر کے سیسے سے

وصل کیا اور یے سب اِسلئے تھا کہ باغ کي متّي نیچے نگرے *

اُس چھت پر اسقدر متّي جمع کي که درخت پیپل کي بہتیري جڑ اُسکے بیچ میں بخوبي چھپ جا سکتي اور درخت قائم ہو سکتے - بعد اُسکے جتنے درخت خوبصورت اور خوش وضع تھے اور جنکے پھول اور پتّے خوش رنگ اور خشبو تھے اُس باغ میں لگایا گیا ۔

قصّه خواں سب کہتے ہیں که نیبوکد نیسر کي بي بي نے جو اماتش مادھي ملك کے بادشاہ زادي تھي اپنے باپ کے ملک کے پہاڑوں اور باغوں کا تماشا دیکھنے اور سیر کرنے چاہا اور بابل شہر میں بیٹھکے اپنے باپ کے ملک کے باغ کا تماشا دیکھنے کي خواھش کي اسیلئے شاہ مذکور نے اپني بي بي کي رضا جوئي کے واسطے ایسا باغ بنایا *

جہاز کي سوداگري کا بیان

زمان سالف سے یعني چار سو برس سے جہاز کي سوداگري چمکنے اور بڑھنے لگي اور جہازوں کے وسیلے سے جو پہلے حاصل ہوا وہ امریکا کا آنا

جانا تھا پس یورپ کے رهنیوالے جہاز پر سوار
هوکے امریکا ملك میں جاکر رهے اور اُن دونوں
ملک کے رهنیوالوں کے بیچ مین جان پہچان اور
دوستي هوگئي اور وے آپس میں کار بار کرنے
لگے اور خرید فروخت شروع هوئي * چونکه امریکا
ملك سونے روپے کے کھان سے بھرا هوا تھا اسلئے
یورپ ملک میں سونے روپے کي قیمت کم
هوگئي اور بڑي تجارت اور پوري سوداگري
هونے لگي * یورپ کے رهنیوالوں میں سے
جو جو لوگ غریب اور مفلس تھے سوداگري
کے وسیلے سے وے صاحب حشمت اور دولتمند
هوگئے اور جہاز کي کثرت تجارت کے سبب سے
یورپ کے لوگوں نے سارے جہان کو اپني
آنکھوں سے دیکھا * جہاز بننے کے آگے یورپ
کے رهنیوالے جہان کي هئیت اور شکل سے جو
گول هی اصلا خبر نہیں رکھتے تھے اور جہان میں
کون ملک کہاں هی اُسّے بھي بے خبر تھے اور
جسوقت وے اپنے ملك میں محبوس تھے مسافر
اور رسته چلنیوالوں سے دوردراز ملکوں کا احوال

جھوتھہ وسچ جو سنتے اُسي کو سچ جانتے اور اُسي پر یقین لاتے * اب اُنھوں نے جھاز کے سبب سے دنیا کي شکل کو جیسا چاھئے ویسا دریافت کیا ھی اور دنیا کي انتھا تک سیر کي ھی اور دنیا کا کنارا دیکھا ھی اور ھر ھر ملک کے شھر ضلع مقام اور بستي کو معلوم اور متعیّن کیا ھی- علم اور ھنر کا بازار بھي گرم ھوا اور تعلیم وتعلُّم کے یعني سیکھنے سکھانے کے لئے انواع طرح کي صنعت اور رنگ برنگ مکانیں عالیشان بنایا ھی * جھاز بن نے کے آگے ایسا سمجھتے که ھرایک اقلیم کي یعني دنیا کے حِصّوں کي حقیقت مختلف ھیں اور ایک حِصّه دوسرے حصّے سے علایقه نھیں رکھتا ھی * اب اُنھوں نے ایسا گمان کیا ھی که تمام حِصّوں کے بیچ میں اسطرح کا علاقه ھی جیسے ایک شخص کي اولادوں میں ھوتا ھی *

ملک یورپ کا اجمالي بیان تمام ھوچکا اور یورپ کے رھنیوالوں نے قوت اور حشمت حاصل کیا ھی اور علم کا گنج جمع کیا ھی اُسکے بیان سے بھي فراغت حاصل ھوئي *

یورپ کے عُقلا اور عُلماؤں نے جمع ہو کر آپس میں عہد و پیمان کیا ہی کہ علوم اور فنون کی ترقّی جسطرح سے ہو اور جس وجہہ سے صنعتیں بڑھیں اُسمیں سعی اور کوشش کیا چاھئے - پس وے اپنی اوقات اُسی میں صرف کرتے ھیں اور دنیا میں جس جگہہ نیا علم اور ھُنر پاتے ھیں اُسے چھاپا کرکے یورپ کے تمام ملکوں میں مشہور کرتے ھیں ٭ کوئی برس نہیں گذرتا ھی کہ اُس برس میں نیا علم اور ھنر یورپ ملک میں نہیں آتا ھی ٭ صنعتِ چھاپا داناؤں کی عقل کا ثمرہ اور عالموں کی محنت کا پھل ھی کیونکہ جتنے علم اور ھنر دنیا سے نیست اور نابود ھوگئے تھے یہہ صنعت پھر اُنہیں جِلا کے زمان آیندے میں جو لوگ پیدا ھونگے اُنکے نفع اور فائدے کے لئے بڑی حفاظت سے رکھتی ھی ٭

حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ھونے کے بعد دنیا میں جو حادثہ ھوا اُسکا بیان

حضرت مسیح پیدا ھونے تک دنیا کے سارے احوال دیکدرسن کتاب کے پہلے حصّے میں لکھے

گئے * اِس حصّے میں اُس حضرت کے پیدا ہونے
بعد اور اُنکی زندگی تک جو حادثہ ہوا میں اَسے لکھتا
ہوں * جانا چاہئے کہ اُس زمانے میں جتنی
عمارت اور شہر ظاہر تھے یعنے مشہور معروف تھے
اور لوگ اَسے جانتے تھے گو کہ وے سب ملک تمام
دخل و قبض میں رومیوں کے تھے * سندھ دریا سے
سمندر تلک پارتی ملک کے سوا جو ملک پارس
کے علاقے میں ہی اور یورپ کی دکھن طرف کے
سوا جہاں کے لوگ بے وقوف اور بے تمیز ہیں
سارے ملک اُنہوں کے قبض و دخل میں تھے *
حضرت مسیح پیدا ہونے کے آگے رومی لوگ
کسی بادشاہ کے حکم کے تابع نہ تھے اور کار و بار
اور معاملات میں اپنی مرضی مطابق دخل
و تصرّف کرتے تھے * اُس زمانے میں اُن سبھوں
کے بیچ میں جو شخص زورآور اور بالا دست
ہوتا وہی شخص رئیس اور سردار بنتا اور اُس ملک
کے لوگوں کو اپنا تابع کرتا * حضرت مسیح کے پیدا
ہونے بعد تین سو برس تک تمام ملک روم ایک
بادشاہ کے دخل میں رہا * وہاں کے بادشاہ اور

سلاطین ایک نسل سے نہیں تھے اور وہانکے بہت
بڑي سلطنت تھي لیکن وہانکے لوگ بہت ھي
سُست مزاج اور کاھل تھے اور اُن سبھوں کے مزاج
میں ذري چالاکي نتھي اورتن پرور اور آرام طلب
تھے اور اچھے کپڑے اور لذیذ کھانے سے بہت
ذوق رکھتے اور بڑے پست ھمت تھے اور کمالات
حاصل کرنے میں نہایت سُست تھے اور عزتدار
اور جلیل‌القدر ھونے کا اُنہیں اصلا شوق نتھا *
بادشاھت و سلطنت کے اِنتظام کا کام بہت ھي کم
تھا اِسلئے ایسا اِتفاق ھوتا تھا کہ کمینوں میں سے جو
شخص اچھي تدبیروں سے کام کرتا وھي تخت
سلطنت پر بیٹھتا اور بادشاھي کرتا پھر دوسرا کوئي
شخص اُسپر غالب ھوتا اور اُسے دفع کرکے تخت پر
بیٹھتا * کبھي ایسا اتفاق ھوتا کہ سپہ سالار سب
بادشاہ کي کاھلي اور سُستي دیکھکے اُسے دفع کرتے
اور بادشاھي کاروبارکو اپنے قبضے میں لاکے تخت
پر بیٹھکر بادشاھي کرتے * کبھي ایسا اتفاق ھوتا
کہ تمام سپہ سالار آپس میں ملکر لڑتے جو شخص
زبردست ھوتا تخت پر بیٹھتا * ایک بار ایسا اتفاق

هوا که تمام سپه سالاروں نے متفق هوکے اُس ملك کو
نیلام کیا ایک شخص رذیل اور کمینه جو روپیه والا
اور دولتمند تها اپنے سب اسباب اور مال متع اور
سونا روپا دیکے اُس ملك کو مول لیا اور تین مهینے
تلک تخت پر بیٹھکے بادشاهي کي - بعد اُسکے سپه
سالاروں نے اُسے قتل کیا اور دوسرے کو تخت پر
بٹھایا * اُس تین سو برس کے بیچ میں جتنے که
بادشاه هوئے اور موئے چوتهائي اُسکي بیماري سے
موئے اور باقي تین حصّے لڑائي اور جنگ جوئي
میں هلاك هوئے - بعضے اُنمیں سے نیک سیرت
اور خوش خصلت تھے اور بعضے بد ذات اور شریر
بهي تھے * جتنے لوگ شریر اور بد ذات تھے زنا
اور شراب میں غرق تھے اور نهایت مست هوکے
لوگوں سے کہتے که تم همکو معبود جانو اور هماري
عبادت خدا کي عبادت کي طرح سے کیا کرو اور
جسطور سے تم اپنے معبودوں کے سامهنے جانوروں کو
بل دیتے هو اُسي طور سے همارے سامهنے بهي
بل دو * اُن ظالموں کے بیچ میں جو که بڑا
ظالم نکلتا اور تمام ظالموں سے ظلم بدعت کرنے

میں بڑھتا سو قتل اور خون ریزي یہاں تک کرتا
که آخر اُس گُناہ عظیم سے عاجز ہوکے خواهش
اور آرزو سے یہہ کہتا کاش اگر سارے آدمي کے
گلے کو خدا ایک گلا بناتا تو میں ایک هي ضرب سے
تمام لوگوں کو قتل کرتا اور ایک هي بار سبھوں کو
مار ڈالتا - غرض اُن خبیثوں کي خباثت اور ظُلم
و بدعت بیان سے باهر اور لکھنے سے زیادہ هی*

یورپ ملک کي اُتّر طرف میں جو لوگ
بے وقوف اور بے ادب تھے همیشه رومان کے
رهنیوالوں سے لڑتے اور مقاتله کرتے * رومان ملک
کو اپنے ملکوں کي نسبت سے اچھا دیکھکے اُس
ملک کي بعضے بعضے جگھہ کو دخل کرلیا اور آهسته
آهسته وهاں اپنا مکان بناکے رهنے لگے *

شاہ قسطنطن کا بیان

حضرت مسیح علیه السلام پیدا هونے کے
تین سو برس بعد قسطنطن نام ایک شخص رومان
ملک کا بادشاہ هوا * اُسنے اپنے دور اور وقت میں
بڑے دو کام کئے - ایک اُن دو کام کا یہہ هی که

تخت پر بیٹھکے مفتیوں کے حکم سے دین کے
احکام کو جسطرح حضرت مسیح نے فرمایا تھا
اُسي طرح سے اُس ملک کے لوگوں کے بیچ میں
جاري کیا اور اُسے خوب هي چمکایا ٭ اُس
حضرت کے پیدا هونے کے وقت سارے رومان
کے لوگ سواے یہودي کے بُت پرستي میں
مشغول تھے اور اُس حضرت کي وفات بعد اُسکے
اصحاب لوگ احکام الهي کو جاري کرنے کے لئے
سارے رومان ملك میں پھرے ٭ سو برس کے
بیچ میں اکثر لوگوں نے اُس حضرت کي نبوت کو
تصدیق کي اور اُنکے دین کو قبول کیا اور روز بروز
دین و ایمان میں ترقي هونے لگي اور رونق
آ گیا ٭ اُس ملک کے جتنے سلاطین بت پرست
تھے حضرت مسیح کے دین کي ترقي دیکھکے اُنھوں
کي اذیت کے درپے هوئے اور اُس کام میں کمر
سعي کو مضبوط کرکے باندھا اور اُنھوں کو بڑي
تکلیف دینے اور هلاك کرنے لگے ٭ شاه قُسطنطن
کي بادشاهت کے آگے رومان کے بادشاه نے
ایمان داروں کو اذیت دینے کا حکم دس مرتبه

دے چکا تھا یہاں تک کہ اُنہوں کا سارا مال
و متع لوٹ لیا تھا اور جسقدر اذیت و تکلیف
اِنسان کو معلوم ہی اور آدمي جانتے ہیں اُسے
انتہا تک پہنچا چکا تھا - اُس حضرت کے معتقد
لوگ جیسے پہلے ذلیل وخوار تھے اور کم تھے ویسے
ہي آخیر میں بھي اذیت کھینچنے لگے بلکہ روز بروز
اذیت بڑھنے لگي * شاہ قسطنطن ایمان لایا اور
اُسن حضرت کي نبوت کا معتقد ہوا اور احکام آسماني
کو خوب سیکھا اور بہت اچھي طرح سے دریافت
کیا اور اپنے ملک میں جاري اور رواج دیا * بُت
پرست لوگ جو صِرف اُس ملک کے بادشاہوں کي
ترغیب اور تحریص اور تائید سے بُت پرستي کرتے
تھے جب کہ وہ تائید اور ترغیب جاتي رہي
بُت پرستوں کا اعتقاد اور بت پرستي بھي جاتي
رہي اور اُن سبھوں کا بازار بے رونق ہوا اور
مجلس تاریک ہوگئي یہاں تک کہ سو برس کے
بیچ میں بُت پرستي ایکبارگي موقوف ہوگئي اور
بالکل اُٹھہ گئي * یہہ تعجب کي بات ہی باوجود
کہ بادشاہوں نے ایسا حکم دیا تھا کہ جو شخص

مسیح کا دین قبول کرے اُسکی گردن مارا چاھئے تو بھي روز بروز دین میں ترقي ھوتي تھي اور اکثر لوگ ھدایت ھوتے تھے - اور بت پرستي کے باب میں بادشاھوں کي تاکید ایک بارگي موقوف ھوگئي اور سو برس کے بیچ میں اُسکا نشان بھي نرھا ٭

دوسرا یہہ ھی کہ شاہ قسطنطن کي تختگاہ بڑي عظیم الشان تھي آگے دنوں میں وھاں کي تختگاہ ملک روم میں تھي بعد اُسکے رومان کے بادشاھوں نے دوسري جگہہ کو آباد کرکے اپنے نام سے اُسکا نام رکھکے اُسي جگہہ کو تختگاہ مقرر کیا ٭ اُس وقت میں پُرانا روم ایک سی بیانوی برس کا تھا بعد اُسکے شاہ قسطنطن نے قسطنطنیہ شہر کو گریس ملک میں یعنے یونان ملک میں بسایا اور ملک روم تباہ ھوا اور ویران اور خراب ھوگیا کیونکہ تیس برس کے بعد روم کو شرقا وغربا یعنے پورب اور پچھم سے دو حصّہ کیا اور ھر ایک حصّے کي تختگاہ جدا جدا مقرر کیا ٭

روم کے پورب حصّے کا بیان

ملک روم کو پورب اور پچھم سے دو حصّہ کیا ھی
ایک حصّے کا نام سلطنت شرقیہ ھی اور دوسرے
حصے کا نام سلطنت غربیہ ھی اور گو کہ یورپ کے
تمام ملک غربیہ حصے میں آگیا ھی اب میں اُسکے
شرقیہ حصّے کے جو قسطنطنیہ ھی احوال لکھتاھوں *
جانا چاھئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کي وفات
بعد چار سو برس گذرے تھے کہ دونوں حصوں کے
رھنیوالوں کے بیچ میں بڑا اِختلاف ھوا اور بڑا
تفرقہ اور جدائي آگیا کہ اُنھوں کے بیچ میں اصلا
علاقہ نرھا * جو لوگ شرقیہ حصے کے یعنے قسطنطنیہ
کے بادشاہ تھے اُنکي اولادوں میں سے کسي کو
بادشاھت نہیں ھوئي بلکہ کبھي ایسا اتفاق ھوا کہ
کمینے لوگوں میں سے بعضے کو بادشاھت ملي ھی
اور اُسکي تین چار پشتوں نے بطور میراث کے
بادشاھت کي * وھانکے بادشاھوں کي بادشاھي
ایک ھزار چار سو چونسٹھہ برس تک یعنے ایکھزار
برس سے زیادہ ثابت اور برقرار رھي آخر آھستہ

آهسته وهاں کي بادشاهت کم ہونے لگي اور کمتے کمتے ایکبارگي جاتي رهي * گو که اُس ملک کے تمام بادشاه بےوقوف اور کم عقل اور بدذات هوگئے هیں اور اُنمیں سے ایک بهي قائم مزاج اور ثابت قدم نتها اور اُنهوں کو اِسقدر عقل و شعور نتهي که ملک اور مال بڑهنےکي تدبیر کریں اور رعایا کي بهلائي اور آرام کا خیال اصلا نهیں رکهتے تهے بلکه برخلاف اُسکے همیشه رعیتوں سے دشمني کرتے اور هر ایک دشمنوں کے هاتهه سے اپنا ملک محفوظ رهے اُسکا خیال بهي نهیں رکهتے اور همیشه رعیتوں کو اذیت دیتے غرض اُنهوں کي سلطنت سنه مذکور تک باقي رهي *

جو تُرک لوگ مسلمان هیں اُنکا مکان ملک تاتار کے ایک کنارے هي جب که اُنهوں نے دیکها که اپنے ملک کي دکهن طرف ایک ولایت سرد اور ایک ولایت گرم هي اور اپنے ملک کي نسبت سے وه ملک بهت هي خوب هي تب وے اپنے ملک سے سیلابي کے مانند بهت جلد جا پهنچے اور وهاں کے بادشاهوں کي بادشاهي زوال هونے کے آگے

اُنہونسے هنگامه شروع کیا اور لڑنے لگے * اُنہوں نے ایک هزار چار سو چوسٹهه ۱۴۶۴ میں قسطنطنیه کو فتح کیا اور اُس سلطنت کے سارے ملکوں کو اپنے اِختیار میں لا کے مجموع کي ایک نئي بادشاهت مقرر کي * وه سلطنت ابتک باقي هی لیکن سلطنت کے کاموں میں بڑا خالل پڑا هوا هی اور پورا انتظام نہیں هی یہاں تک که آهسته آهسته کم هونے لگي * ملک یورپ میں مسلمانوں کي سلطنت صرف اُسي ایک جگهه میں هی اور اُس ملک میں مسیحي لوگ بهي بہتیرے هیں لیکن وهاں ساري رسم اور آئین مسلمانوں کي شریعت مطابق جاري هی *

ملک هندوستان کے آخیر قصے

شاه بالین مرنے کے بعد اُسکے بیٹے کا بیٹا کیقباد اٹهاره برس کے سن میں اپنے دادا کے تخت پر بیٹها اور اُس کے دادا کي سلطنت اُسکے قبضے میں آیا * وه بہت هي خوش مزاج تها اور علم وکمال حاصل کرنے میں اپني اوقات بسر کرتا تها لیکن جب وه

بادشاھي کار و بار کو اپنے اختیار میں لایا اور اپنے کام میں خوب مضبوط ھوا تب آرام طلب ھوگیا اور عیش وعشرت میں غرق ھوا اور لذت دنیا میں ڈوب گیا ٭ جب یہہ بات مشہور ھوئي اور یہہ خبر رعیتوں کو پہنچي اُن سبھوں نے بھي اُسکي پیروي کي اور اُن سبھوں کے بیچ میں اِسطرح کي واھیات ھونے لگي کہ ھرایک جگہہ میں ناچ رنگ اور گانا بجانا تھا اور اُسکے اسباب بھرے تھے اور تمام مکانوں میں عیش وعشرت کا سامان پُر تھا ٭ جمنا کنارے ایک خلوت خانہ بنوایا تاکہ اُسکي عیش وعشرت میں کسیطرح کا خلل نہو اور آرام کے لئے وھاں جارھا اور اس جگہہ میں گانے بجانے والوں اور طایفہ داروں کے سوا اور جو لوگ اُس فن میں مہارت رکھتے تھے اور اُسے سمجھتے اُنکے سوا دوسرے آدمي کا گذر نتھا ٭

نظام نام ایک شخص جو بادشاہ کے سرکار میں تھا وہ سب کام کا مختار ھوا اور سلطنت کا بھاري اور بڑا کام اُسکے سپرد کیا گیا ٭ جب کہ اُسنے دیکھا کہ شاھي اور ملک راني کي کُنجي اپنے ھاتھہ میں ھی

بادشاہ بیہوشي اور غفلت میں ھی تب وہ اِس
فکر میں ھوا کہ بادشاہ کو دور کر کے آپ بادشاہ
ھووے اور جو بادشاہ ھی۔ اُسے دور کرے
اور اِس سعي اور تدبیر میں کمر باندھی اور
اِس راہ کو اپنے لئے صاف کرنے لگا ٭ خسرو نام
ایک شخص بادشاھي سرکار میں تھا نظام مذکور نے
اُس سے پہلے دشمني کي اور اِس فکر میں ھوا کہ
کسیطرح بادشاھي غضب میں خسرو گرفتار ھو٭ اِسي
سبب سے بادشاہ نے اُسے دہلي میں اپنے پاس طلب
کیا اور نظام مذکور نے اُسے رہزنوں کے ھاتھہ سے
راہ میں تمام کیا ٭ شاہ بالین کے جتنے پرانے
نوکر تھے اُنہوں کو بھي تمام کیا تب تمام شہر کے
لوگ اُس سے ڈرنے لگے ٭ باوجود اِسکے کہ نظام مذکور
کي جوانمردي اور بہادري بادشاہ کے نزدیک
ثابت تھي اور سب کام کا مختار تھا تاھم سب
کے نزدیک مطعون ھوا اور سب لوگ اُس سے نفرت
کرنے لگے ٭ بادشاہ کي خدمت میں نگہباني کے
لئے مغلوں کي جماعت مقرر تھي بادشاہ کا دشمن
یعنے نظام مذکور اُنہوں کي طرف سے بادشاہ کو بد

گمان کروایا اور یہہ کہا مغلوں کي قوم میں سے
اگر کوئي شخص بادشاهي دولت کے دشمن نکلے اور
اِس ملک پر چڑهائي کرے تو یے سب مغل جو
آپ کي خدمت میں حاضر هیں اپني همجنسي کے
سبب اُس سے مِلجاینگے اور اُسکي تائید کرینگے اُسوقت
بڑي مشکل هوگي پس ابهي سے ان سبهوں کو هلاک
کرنا بہتر هی * یہہ بات بادشاہ کے ذهن نشین
هوئي تب بادشاہ نے اُن سپاهیو نکے هاتهہ سے جو
اُسکي حفاظت کے لئے متعین تھے مغلوں کو مرواڈالا *
اُسي وقت میں بادشاہ کے باپ نے جو بنگالے کا
صوبہ دار اور حاکم تها اور قلم اُسکا کیرا تها اپنے بیٹے
کي تباهي کي خبر سنکے اُسکي بهلائي کے لئے ایک
خط میں نصیحت کي باتیں لکهیں اور نیک صلاح
دي اور خیر خواهي اور نیک نصیحت میں مشغول
هوا - لیکن احمق بادشاہ اپنے باپ کي نیک باتوں
کو حقیر سمجها اور نہ مانا - تب بادشاہ کے باپ
شاہ بالین مرنے کے دو برس بعد بہتیرا لشکر جمع
کرکے دهلي کو روانا هوا * کیقباد نے بهي اپني
فوج جمع کرکے کریرہ دریا کے کنارے پر پہنچکے

خیمه ڈالا * جب اُسکے باپ نے اپنی فوج کی نسبت
سے اُسکی فوج کو زیادہ دیکھا اور یہہ بھی سمجھا کہ
شاہ کے ساتھہ لڑنے کی طاقت مجھہمیں نہیں ہی
لڑائی موقوف رکھکے صلح کرنے چاہا * اس بات سے
نئے بادشاہ یعنی کیقباد کو بڑا فخر اور کبر آگیا اور
بڑائی اور غرور اُسکے مزاج میں راہ پایا * لاچار اُسکے
باپ نے نرمی سے اور ملایمت و شفقت سے ایک
خط اُسے لکھا اور اُس سے ملاقات کرنے چاہا * جب
کیقباد نے اپنے باپ کا خط پایا اور اُسے پڑھکے واقف
ہوا تو اُسکا دل نرم ہوا اور اُسکے جی میں یہہ اِعتقاد
آیا کہ باپ کی تعظیم اور اُسکے حق کو ادا کرنا ضرور ہی
تب اُسنے حکم دیا کہ میں اپنے باپ سے ملاقات
کرونگا * نظام مذکور یہہ بات سنکے برہمزنی کے درپی
ہوا لیکن کچھہ کر نسکا اور بادشاہ کو اُس کام پر بہت
مضبوط دیکھکے یہی صلاح دی اور کہا آپ بادشاہ
ہیں اور دِلّی کے مالک ہیں ملاقات کے لئے آپ کا
جانا مناسب نہیں بلکہ آپ کے باپ کو ضرور ہی
کہ یہاں آکر ملاقات کریں *

تب اُسنے اپنے باپ کے ساتھہ ملاقات کرنے

کے ارادے سے بڑي دھوم اور شوکت سے تخت پر
بیٹھکے حکم دیا کہ جسوقت میرا باپ میری ملاقات
کو آوے چاھئے کہ راہ میں تین مرتبے گرے اور
جب پہلے دروازے میں پہنچے گھوڑے سے اترے
اور جب تخت کے پاس آوے تین مرتبے بڑے
اِمتیاز سے آداب بجالاوے اور سلام کرے *

جب بادشاہ کے باپ نے اُس مرتبے میں اپني
بے عزتي اور ذلت دیکھي اُسکي آنکھوں سے آنسو
نکلا * اُسوقت بادشاہ اپنے باپ کا ایسا حال دیکھکے
اپنے بد افعال پر آگاہ ھوکر جلد تخت سے اُتر کے
باپ کے قدم پر گرا اور اپنے گناھوں کي معافي
مانگنے لگا تب اُسکا باپ شفقت کرکے اُسے گودي
میں لیا اور اپنے سر کو اُسکي گردن پر رکھکے بے
اِختیار رونے لگا اور ساري مجلس کے لوگوں کو
دونوں باپ بیٹے کے احوال دیکھکر اِسطرح کي رِقّت
آئي کہ سب کے سب ڈاڑھہ مار کے رونے لگے
جب سبکا رونا موقوف ھوا کیقباد اپنے باپ کو
تخت پر بٹھایا *

بعد اُسکے باپ بیٹے سے دیر تک گفتگو ھوئي جب

کہ اُن دونوں نے بادشاہی کاموں کی صلاح مشورت
سے فراغت کی اور ایک دل ایک راے ہوکر سلطنت
کے کار بار کو خوب ہی مضبوط کیا بادشاہ کا باپ
اپنے خیمے میں جاکے بنگالے کی طرف روا نہ ہوا *
بعد اُسکے کیقباد دلّی میں آکے عیش وعشرت اور
آرام وغفلت میں پھر ڈوبا اُسی سبب سے وہ سخت
بیمار پڑا * حالت بیماری میں باپ کی شفقت اور
نیک صلاحوں کو یاد کرتا رہا اور اُسے یقین
ہوا کہ نظام مذکور سارے فساد کی جڑ اور
رنج کا باعث ہی * بعد اُسکے سب اُمرا ملکے نظام
مذکور کو زہر دیکے مارا - بعضے کہتے ہیں بادشاہ کے
حکم سے اُمراوں نے زہر دیا تھا - بعضے کہتے ہیں
بادشاہ کو اصلا اُس سے خبر نہ تھی *

افغانوں کی قوم میں سے چنکی ایک گروہ ہیں
اُس گروہ کا سردار مالک نام ایک شخص تھا اُسکے بیتے
مالک فیروز نے بادشاہ کے حکم سے شاہی مجلس
میں آکے شایستہ خانی میں ترقی کی اُسوقت تمام
دلاور اور نامی اُمرا متفق ہوکے تخت لینے کی
فکر میں ہوئے * شاہی عملوں نے کیقباد کے بیتے

کو جو محض لڑکا تھا اور تین برس کا سن تھا محل سرا سے لا کے تخت پر بٹھایا * اُسي وقت سپاهي دو فرقے هوکے شهر کي دوطرف خیمه ڈالکے وهیں رهنے لگے - لیکن تاتار کے سپاهي بادشاه صغیر کي خیر خواهي اور وفاداري میں کمر بسته رهے اور اُسي کے فرماں بردار اور تابعدار هورهے اور چنکي قوم کے سپاهي جو فیروز مذکور کے همقوم تھے اُسکي تابعداري اور فرماں برداري کرنے لگے * تب فیروز مذکور نے اُنھوں کي مدد وتائید سے تخت شاهي کو دخل کیا - بعد اُسکے نامور اور لڑے هوئے سرداروں کے ایک گروه نے فیروز مذکور کے اُسکانے اور ترغیب دینے سے ایک ایک شخص پان پانسو چُننده سوار کا سردار هوکے اُن تاتاري سپاهیوں پر جو سپاهي بادشاه صغیر کے خیرخواه تھے چڑھائي کرکے تلوار کے زور سے شاهي خیمے تک پهنچے اور بادشاه صغیر کو قید کرکے اپنے ساتھه لیگئے * اُسوقت فیروز نے کیقباد کو قتل کرنے کے واسطے ایک جلاد مقرر کرکے اُسکي طرف بھیجا * کیقباد اُسوقت جمنا کنارے کے مکان میں رهتا تھا اور سخت بیمار اور مرنے

پڑتہا * جلاد بد بخت نے وہاں جاکر دیکھا کہ کم
بخت بادشاہ اپنے نوکر چاکر اور عملوں کو چھوڑ
کر ایک کنارے مُردے کی طرح بچھونے پر
پڑا ہی اُسی حالت میں ایک لا تہی اُسکے سر پر
مارکے اُسکی جان کوجو آپ سے آپ نکلنے چاہتی
تہی نکالا اور اُسکی لاش کو ایک کپڑے میں جو
بچھونے پر تہا لپیٹکے کھڑکی کی راہ سے جمنا میں
ڈال دیا * جب یے بیدرد آنہ کام ہو چکے تب فیروز
مذکور نے تخت شاہی پر بیٹھکے اپنانام جلال الدین
رکھا اور تاکہ کوئی اُسکا مانع مزاحم نہو اور دشمن
باقی نرہے اس بادشاہ صغیرکو بھی قتل کیا - اِسی طرح
سے گور کی نسل سے بادشاہت اور سلطنت جاتی
رہی اور چنگی کی نسل میں آئی *

ایکہزاردوسو نوآسی سنہ ۱۲۸۹ میں اُسطرح سے
سلطنت الٹ گئی * کیقباد کی سلطنت تین برس
سے کچھہ زیادہ تہی اور چنگی قوم کا مکان جو
فیروز کی ہمجنس تہی فارس کے قریب کسی
ایک پہاڑ پر تہا اور اُنکا پیشہ سپہگری تہا جو بادشاہ
اُنہیں روپئے دیتے اُسکے لئے بڑے سر دیتے اور اُسکے

دشمن کے ساتھہ لڑتے * ستر برس کے سن میں فیروز تخت پر بیٹھا آخیر میں ظلم کو ترک کرکے بہت هي رحم دل هوا اور کمال مرتبے میں بردبار اور حلیم هوا اور نیکنامي اور خوش نامي کے آسمان کا آفتاب هوا * چونکه دلّي کے رهنیوالوں پر اُسکا اعتماد نه تها اِسلئے وهاں کا رهنا ترک کرکے کیلوگڑ هے کے قعلے میں جا رها اور اُس قلعے کو گنبد دار کرکے بہت هي مضبوط بنایا اور باغ دلکشا اور بستان روح افزا بنوائے اور دریا کنارے خوش وضع سڑکیں نکالکے خوب هي آراسته اور پیراسته کیا *

دلّي کے لوگ اُس بادشاه کي دانائي اور سچّائي اور نرمي دیکهکے اگلے اعتقاد کو دل سے دور کرکے اُسے بزرگ اور اچها جاننے لگے اور تمام لوگوں نے اُسکي خیر خواهي میں کمر باندهي اور جس چیز سے اُسکا فائده اور بهلائي هوسکے اُسي میں سعي کرنے لگے * بادشاه بهي هر طرح سے داناؤں کي تعظیم کرتا * شاه فیروز کے تخت نشین هونے کے دوسرے سنه ۲ میں بالین شاه کا بیٹا چدجي جو مقام گوره کا نواب تها مقام جهده کے نواب

اور کے حالین کے ساتھہ سازش اور میل کرکے اور تاج
شاهي سرپر رکھکے اپنے نام کا سکّه جاري کیا اور
اپنے تئیں بادشاہ مشہور کیا * جب دلي میں یہه خبر
پہنچي شاه فیروز نے اپنے سپاهیوں کو جمع کیا
اور لڑائي کا سامان تیار کرکے اُسکے ساتھه لڑنے چلا
اور چنگیي قوم کے سواروں کو اپنے بیٹے کے تابع
جسکا نام ارکلي تھا کردیا * ارکلي مذکور شهر
چھڑا کے ساڑھے بارہ کوس گیا تھا کہ دشمنوں سے
مُلاقات هوئي اور اُسي جگہه میں لڑائي شروع
هوئي - لڑتے لڑتے ارکلي مذکور فتح یاب هوا اور
تعاقب کرکے دشمن کے کئي سردار کو گرفتار کرکے
اونٹ پر سوار کروالیا اور اُن سرداروں کے گلے میں
درخت کي ڈالي لٹکا کے اُسي هئیت و شکل سے
باپ کے سامھنے بھیجا * جب وے سردار اُسکے
حضور میں پہنچے وہ دیکھتے هي حکم کیا اور اُن لوگونکا
هاتھه پانوں کي کرہ بندهن کھول دیا اور اچھا لذیذ
کھانا اُن سبھوں کو کھلایا * جب وے کھاپي چکے
بادشاہ نے اُنہوں کو صرف یہي بات سنایا که جو
بُرا کرے اُسکے ساتھه بُرا کرنا آسان هي لیکن

جوانمرد وهي هی جو اُسکے ساتهه بهلائي کرے
بعد اُسکے اُن سبهونکا گناه معاف کر کے چهوڑدیا *

جب شاه فیروز نے اپنے دشمنوں کے ساتهه
یهه سلوک کیا دلّي کے اُمرا یهه دیکهکے غُصّے هوکے
کهنے لگے دشمن کو چهوڑنا هرگز مناسب نهیں هی
اور یهي صلاح دي که دشمن کے ساتهه بُرائي
کرنا ضرور هی نه بهلائي کرنا * عرض کي که
اِن سبهوں کي آنکهه میں سلائي پهیر کے اندُها
کیا چاهئے تاکه دوسرے لوگ اُنهیں دیکهکے عبرت
پذیر هوں اور اُن سبهوں کے دل میں ڈر پیدا هو
کیونکه اگر اُنهوں کے ساتهه ایسا کیا نجاے تو یقین
هی که بدذات لوگ چاروں طرف سے سر اُٹهاینگے
اور اگر تا تار کے رهنیوالے قابو پاینگے تو یقین هی که
هندوستان میں چنگیي قوم کا نشان باقي نه رکهینگے *
بادشاه نے اُسکے جواب میں کها میں بوڑها هوا
هوں مناسب نهیں که مرتے وقت خون ریزي
کرکے یهاں سے جاؤں *

چنکیي قوم کے رئیسوں نے بادشاه کي چال چلن
دیکهکے جن باتوں کا گمان کیا تها وهي هوا اور تمام

راهوں میں رہزن اور بٹپار اور لٹیرے بھر گئے اور
سارے شہر میں یہي شہرا هوا که اِس ملك اور
دولت پر سخت آفت آویگي * چنکي قوم کے اُمرا
بادشاہ کے تمام کام کو بے انتظام اور ابتر دیکھکے
متفکر هوئے اور سبھوں نے ملکے یہي صلاح کي
که فیروز کو سلطنت سے معزول کیا چاهئے اور تخت
پر سے اُتارا چاهئے * یہه صلاح هونے کے بعد ایک دن
ضیافت کے بہانے سے سب ایک جگہه هوئے
اور بہت سي شراب پیکے مست هوکے بادشاہ کي
برائي پر مشورہ کرنے لگے اور چِلّا چِلّا کے باتیں
کرنے لگے - اُسي مشورہ کرنیوالوں میں سے ایک
شخص نے فیروز شاہ کے حضور میں جاکے سارے
احوال بیان کیا *

فیروز شاہ نے اِن باتوں کے سنتے هي سپاهیوں
کو حکم کیا که جس مکان میں مشورہ کرتے هیں
اُسے گھیرکے سبھوں کو میرے سامھنے حاضر کرو *
سپاهیوں نے گھراو کرکے سبھوں کو حاضر کیا
چونکه ایسا نا پسند کام اُمراؤں نے کیا تھا اِس سبب
سے فیروز شاہ نے اُنہوں کو سخت دُرُشت کہکے

اپني تلوار اُن سبھوں کے سامھنے زمین پر پھینککر کہا تمہارے بیچ میں سے جو شخص زبرآور اور بڑے ڈیل کا هو اگر هوسکے تو وہ میرے ساتھہ لڑے اور مقابلہ کرے * اُمرا یہہ بات سنکے تصویر کے مانند چپ هو رہے دم نمارے بعد اُسکے بادشاہ اُنھوں کو شرمندہ کر کے نصیحت کرنے لگا اور جو گناہ اُنھوں سے هوا تھا معاف کر کے سبھوں کو رخصت کیا *

ایکہزار دوسو پچاس سنہ ۱۲۵۰ع میں هلاکو کے خویشوں میں سے ایک شخص نے مغل سپاهیوں کو جمع کر کے هندوستان پر چڑھائي کي اُسوقت فیروز شاہ بھي اپني فوج جمع کر کے دشمن کو دور کرنے چلا بہت لڑنے کے بعد دشمن کو زیر کیا اور فتح پائي * دشمن کي طرف کے بہتیرے سپہسالار مارے گئے اور هلاکو اور دوسرے مغل جنھوں نے قول اور اقرار کیا اور اپنے پیغمبر محمد مصطفی صلعم کا نام درمیان لا کے یعنی قسم کھا کے اُس اقرار کو مضبوط کیا بادشاہ نے اُنھوں کو رهنے کے لئے شہر کے نزدیک جگہہ دي وے اُسي جگہہ میں مکان اور حویلیاں بنوا کے رهنے لگے اور

اُس جگہہ کا نام مُغل محلہ رکھا * اُس وقت بادشاہ کے بھائي کے بیتے علاء الدین نے بادشاہ کي خدمت میں عرض کي کہ بلسانگر کے ھندوؤں سے جو آپ کے دشمن ھیں مقابلہ کرکے اُنکو دفع کرنا مناسب ھی * تب وہ بادشاہ کي اِجازت سے اُسي برس بلسانگر کے باشندوں پر چڑھائي کي اور فتح کرکے مال و متع وھاں سے لایا اور اُس مال سے تھوڑا بادشاہ کو دیا اور اُن مالوں کے بیچ میں پیتل کا ایک بُت تھا اُسے بدانود کے صدر دروازے میں ڈالا *

بنگالے میں ایک برس قحط ھوا تھا اُسکا بیان

بنگالے میں دوسرے اناجوں سے دھان بہت اچھا اور بہتر پیدا ھوتا ھی - اگر کبھي ایسا اِتفاق ھو کہ کسي آفت کے سبب سے فصل نہو تو قحط ھوتا ھی اور وھاں کے رھنیوالوں پر بڑي اذیت ھوتي ھی - غرض اسي طور سے بنگالے میں اور ھندوستان کے بعضے ملکوں میں کبھي کبھي قحط ھوا کرتا ھی * ایک ھزار سات سی ستر

سنه ۱۷۷۰ میں فصل نہونے کے سبب بنگالے
میں بڑا قحط ہوا اسوقت میں نواب صاحب اور
دوسرے دولتمند لوگ جو کے چاول کے گولے
رکھتے تھے غریبوں کو دیتے تھے اور بخشش کرتے
تھے * جب کہ بہت دینے کے سبب سے اُنہوں
کے گولے خالي ہوگئے تب بخشش کا دروازہ
بند ہوگیا * اُسوقت غریب لوگ جان بچانے
کي اُمید سے چاروں طرف سے کلکتے میں آئے لیکن
اُن دنوں میں چونکہ کمپني کي سرکار میں چاول
یا اسطرح کا اور کوئي غلہ یا کھانے کي چیز
کچھہ موجود نتھا اِس سبب سے غریبوں کو کچھہ
نہیں ملا * قحط کے شروع میں پندرہ دن کے بعد
ہزاراں لوگ مرگئے اور مُردے سب رستے گھاٹ
میں اور میدانوں میں پڑے رہنے لگے اور کُتّے اور
گدھہ مُردوں کا گوشت چاروں طرف چھترانے
لگے اس سبب سے ہوا میں بہت تغیر آگیا اور لوگ
ڈرنے لگے اور ایسا گمان کرنے لگے کہ اُس آفت
کے پیچھے دوسري آفت جو وبا کہلاتي ہے آنیوالي
ہے * مردوں کي لاشوں کو ڈالنے اور اُٹھانے

کے لئے کمپني سے سو آدمي مقرر تھے وے لاشوں کو
چارپائي اور توکریوں میں کر کے دریا میں ڈالتے
تھے اس سبب سے دریا کے پاني بہت ھي خراب
ھوا اور بگڑ گیا اور لاشوں سے اسطرح دریا بھر گیا
کہ مچھلیاں کھانے قابل نرھیں اور اُسوقت میں
جن لوگوں نے مچھلي کھائي تھي اُن میں سے
بہتیرے مر گئے *

اُن دنوں کے ماہ اگست میں ھوا پر یا سُن
پر ایک بُري علامت نمود ھوئي یعنے ایک چیز
نظر آئي جو سیاہ ابر کي ایسي تھي * بعضے وقت
اُس کے سبب سے سورج چھپ جاتا اور دور سے
لیکر شہر کلکتے کو گھیراؤ کر کے ھوا پر رھتي تھي *
اُسي عرصے میں ایک دن بڑي گرمي ھوئي اور
ابر بھي ھونے لگا اُس دن وہ چیز بہت نزدیک
نظر آنے لگي اس سبب سے تین دن تک لوگ
بہت ھي متفکر اور غمگین تھے * تیسرے دن جب
خوب ابر ھو آیا اور گرمي نے بھي شدت کي وہ
چیز اسقدر نزدیک آئي کہ تمام آدمي اُسے بخوبي
دیکھنے لگے اور اُسکي حقیقت کو دریافت کیا کہ

کیڑے تھے بڑي قسم ٹڈي کي طرح - تمام بدن سرخ اور آنکھہ اور سر بہت بڑا جسطرح شہد کي مکھیاں چھتّے میں بیٹھتي هیں اُسیطرح کیڑے بھي مُن پر بیٹھتے جسوقت اُڑتے سیدھا ایک خط پیدا هوتا اور لوگوں کو ایسا خوف هوتا که کوئي اُسے پکڑنے میں جرأت نہیں کرتا ٭ مینہہ برسنے تک که آدھا گھنٹا اور سات منٹ برسا تھا تمام کیڑے ایک جگہہ هو رہے بعد اُسکے چار هات کے انداز اُپر گئے پھر ایک گھڑي بعد اُسي قدر نیچے اُترے لیکن یہہ چڑھنا اُترنا آگے کي نسبت سے بہت جلد جلد هوتا تھا اُسکي فجر کو آسمان صاف نظر آیا اور اُن کیڑونکا نشان بھي معلوم نہوا ٭ کیڑے ظاهر هونیکے کئي دن آگے جسوقت مینہہ برستامینڈک اورکیڑے مکوڑے بڑا شور او رغوغا کرتے - بعد اُسکے لوگونکي نظر سے کیڑے ایسا غائب هو گئے که سوا ے دریا کے کہیں نظر نہیں آتے اور سُنے میں بھي نہیں آتا که کسي نے اُن کیڑوں کو دیکھا هی ٭

صِرف مینہہ نہیں برسنے کے سبب سے یہہ قحط هوا تھا ٭ بنگالے میں دوقسم کي زراعت هوتي

هی ایک چھوٹی دوسری بڑی چھوٹی زراعت جیسی مونگ سرسوں اور بڑی زراعت جیسا دھان اور گیہوں هی * ایکھزار ساتھ سو انہتر سنه ۱۷۶۹ میں مینھه نه برسنے کے سبب سے اُس ملک میں بڑی زراعت جو دھان اور گیہوں هی اصلا هوئی نہیں اور چھوٹی زراعت بھی نہیں هوئی اِس سبب سے لوگوں پر بڑی سختی هوئی کھانے بغیر مرنے لگے *

اُس قحط کی بات بنگالے کے لوگوں نے آج تک بھولا نہیں هی اُس وقت میں ایک شخص انگلند کے رهنیوالے نے جو عالیقدر اور عزت دار تھا غریبوں کو دینے کے لئے بہت چاول جمع کیا اور گولے بنواکے چاول اسمیں بھرا * لوگ مارے بھوک کے اپنے لڑکوں کو بیچنے پر مستعد هوئے اور وے اپنے لڑکوں کو جو بہت عزیز اور بڑا پیارا هی کئی ایک دن کھانے مقدار چاول کے بدلے بیچتے تھے * اُس شخص نے اپنے نوکروں سے کہه دیا که جو آدمی اپنے لڑکے کو بیچنے لاوے لیا چاهئے اور جب تک قحط اور سختی یا گرانی

باقي رہے اُنہوں کو خوراک دیا چاہئے - اِسیطرح هزاروں لڑکوں کو اُس شخص کي مہربانی سے نجات ملي اور جان سے سلامت رهي * قحط کے دن جانے بعد اُس شخص نے منادي پھروادي که جن لوگوں نے اپنے لڑکوں کو میرے هاتھه بیچا هی چاهئے که وے سب حاضر هوکر اپنے لڑکے مفت میں لیجاویں * تعجب کي بات هی که کوئي شخص مفت میں بهي لینے نہیں آیا مگر صرف ایک گنگي بهڑي بڑهیا اپنے لڑکے کو لینے آئي *

دُم دار ستاروں کا بیان

بعضے وقت ایسا دُم دار ستارہ نظر آتا هی که اُسکي صورت دوسرے ستاروں کي صورت سے ملتي نہیں * دُم دار ستارے بہت هیں جہاں تک سورج کي روشني پہنچتي هی اُسکے درمیان دم دار ستارے چار سو پچاس سے کم نہیں هونگے * چونکه اُن سب ستاروں کي دم هی اِسواسطے اُنهوں کا نام دُم دار رکھا هی اور کبھي دوسرے ستاروں کے ایسا بغیر دُم کے گول نظر

آتے ہیں * یقین ہی کہ دُم دار ستاروں کی
چاروں طرف یا اُنکے پیچہے بہت ہی روشن
کوئی چیز ہی اور وہ چیز بڑی روشن ہی اور
وہ چیز کبہی سورج کی طرف متوجہ ہوتی
ہی اور سیدھا ایک خط کی طرح نظر آتی ہی اور
ایسا گمان ہوتا ہی کہ سورج کے اندر گُہستا
ہی - جسوقت سورج بہت نزدیک جاتا ہی ایک
لحظہ نظر نہیں آتا ہی اور سورج کے اندر گہستے
وقت اُسکی حرکت میں جسقدر سُرعت معلوم ہوتی
ہی نکلتے وقت اُس سے زیادہ سُرعت معلوم ہوتی
ہی * سورج کے نزدیک رہتے وقت اُسمیں
جسقدر روشنی معلوم ہوتی ہی نکلتے وقت اُسے
زیادہ روشنی معلوم ہوتی ہی اور بہت بڑا بہی
معلوم ہوتا ہی اور نگاہ کی تفاوت کے سبب سے
کبہی چہوٹا کبہی بڑا اور کبہی ثوابت کے ایسا
نظر آتا ہی * کبہی ایسا اِتفاق ہوتا ہی کہ شام کے
وقت جو ستارہ طلوع ہوتا ہی اُسکے مانند نظر آتا
ہی اور کبہی چاند سورج کے ایسا نظر آتا ہی اور
نگاہ کی تفاوت کے سبب سے اُسکی حرکت بہی

متفاوت معلوم هوتي هی کبهي پيچهے سے حرکت کرتا هی کبهي آگے سے * چونکه اُس قسم کے ستارے کے دم هين اِسلئے اور ستاروں سے ممتاز هيں اور کبهي صرف اُسکي دُم نظر آتي هی اور اُسکي دُم سورج کي روشني کے سبب سے پيدا هوتي هی اسي سبب سے جب وہ سورج کے پاس رهتا هی تب بهت بڑا معلوم هوتا هی اور جب که دور رهتا هی بهت چهوٹا معلوم هوتا هی *

ايکهزار چهه سی اسّي سنه ۱۶۸۰ ميں اور ايکهزار سات سی چواليس سنه ۱۷۴۴ ميں دو دم دار ستارے نکلے تهے اُن دونوں کے احوال بيان کرنا بجاهی * جو ستاره ايکهزار چهه سی اسّي سنه ۱۶۸۰ ميں نکلا تها اس سبب سے که وہ سورج کے بهت هي قريب تها عجيب وغريب نظر آتا تها اور يهه ستاره سورج کے اِسقدر قريب تها که جسوقت نکلتا سورج اور اُسکے بيچ ميں چهه قُرص کے انداز فاصله رهتا تها * سنه ۱۷۴۴ ميں نظر آيا تها اُسکے ايک برس آگے دسمبر کي تيرويں تاريخ پهلے لاسن مقام ميں جو اِشوِيطزرلند شهر کے متعلق هی

نظر آیا اور یہہ ستارہ چہار شنبہ کے ستارے سے
یعنی عطارد سے اسقدر نزدیک تھا کہ اگر وہ اپنے
بڑے ڈیل کے انداز قوت جاذبہ رکھتا تو یقین
ہی کہ عطارد کی سیدھی حرکت کو کج کر دیتا *
جہاں تک سورج کی روشنی پہنچتی ہی اُسکے
درمیان میں جتنی چیزیں ہیں سب سے زیادہ
غور و تامل دُم دار ستارے میں کیا گیا ہی
اور اِس سبب سے کہ دُم دار ستارے کی
عجیب صورت ہوتی ہی * دنیا کی اِبتدا سے عوام
لوگ بہت ہی متفکر ہیں اور اس ستارے کو
منحوس جانتے ہیں اور قحط اور وبا اور فتنہ و فساد کی
بہت بڑی علامت جانتے ہیں اور لوگ نادانی کے
سبب سے فکر باطل میں گرفتار تھے جب اُس
نادانی کی زنجیر سے رہائی پائی اُس ستارے کی
حقیقت کو خوب دریافت کیا ٭ جہان تلک سورج
کی روشنی پہنچتی ہی اُسکے درمیان میں جس
جگہہ اُس ستارے کا مکان ہی اُس جگہہ کو
جسنے تحقیق کیا اور سمجھا اُس شخص کا نام ٹیکو
براھی ہی - پیشتر یا اگے کئی ایک ستارے نظر آئے

تھے لیکن اِس سبب سے کہ اُنھوں کی حقیقت دریافت نہیں ہوئی تھی لوگوں نے گمان کیا تھا کہ اُسکا مکان چاند کے نیچے ھی - لیکن عجیب دُم دار ایک ستارہ ایکہزار سات سو پچاس سنہ ۱۷۵۰ میں طلوع ہوا تھا جب اُسے تیکو براھي مذکور نے اچھے دوربین سے خوب غور اور تامل کر کے دیکھا کہا اِسکي حرکت سے معلوم ھوتا ھی کہ اُسکا مکان زمین کے درمیان میں ھی وہ اُسي میں مستقر اور ٹھہرا ھوا ھی ٭

ڈاکٹر ھالي صاحب نام ایک شخص بڑا عالم تھا دُم دار ستارے کا وقت مقرر کرنے کے لئے ساري علامتوں کو خوب غور اور تامل سے دیکھکے تحقیق کیا کہ دُم دار ستاروں میں سے صرف چوبیس ستارے حرکت کرتے ھیں ٭ اُس ڈاکٹر نے اُن ستاروں کے وسیلے سے حساب کر کے دریافت کیا کہ ایکہزار پانسو اکتیس میں اور ایکہزار چھہ سو ستر میں جو ستارہ نظر آیا تھا وھي ستارہ پھر ایکہزار چھہ سو بیاسي میں نظر آیا اُس سے یہہ سمجھا اور دریافت کیا کہ وہ ستارہ پچھتر یا چھتر برس میں

ایک دوْرا تمام کرتا هی اِس پر قیاس کرکے کہا وهي ستارہ پهر ایکہزار سات سو اتهاون میں نظر آویگا اور وهي ستارہ ایکہزار پانسو بتیس میں ایکبار نظر آیا تها پهر ایکہزار چهہ سو ایکسٹهہ میں نظر آیا اُس سے معلوم هوا کہ ایک سو اُنتیس برس میں ایک دوْرا تمام کرتا هی - منجم اور ستارہ شناسوں کي تحقیق سے یہہ معلوم هوا کہ دُم دار ستارے سورج کي روشني سے روشن هیں اور بالذات اُس میں کچهہ روشني نہیں ٭ دُم دار ستارے اقسام طرح کے هیں بعضے چهوٹا بعضے بڑا بعد نظر اور فکر کے اُسکي حقیقت معلوم هوئي کہ سورج کي روشني سے وہ پیدا هوتا هی کیونکہ اُسکي دُم کي جڑ سورج کے نزدیك هی اور طرف مقابل اُسکي سورج سے تفاوت هي پر سورج کي کس قسم روشني سے کسطرح کا دم دار ستارہ پیدا هوتا هی یہہ بات سمجهہ میں نہیں آتي اور اُسکي حرکت میں اِسطرح کي سُرعت هی کہ عقل حیران هی سمجهہ نہیں سکتي ٭

ایکہزار سات سو ستر کے جولائي مہینے میں براتین نام ایک شخص نے ایک ستارے کو دیکها تها

که چوبیس گھڑي کے عرصے میں سن پر یعنے آسمان و زمین کے درمیان میں اِس جلدي سے حرکت کي که اگر سورج کے ایسا وسعت پاتا تو وہ صاحب حساب کرکے کہتا که ایک دن میں تین کرور کوس حرکت کر کے جاتا ٭ دُم دار ستاروں میں سے بعضے ستارہ اِسقدر سورج کے نزدیک جاتا هی که اُسکي نزدیکي کے سبب سے اُسمیں بڑي گرمي پیدا هوتي هی ٭ نیوٹن نام ایک شخص نے حساب کرکے کہا که جو ستارہ ایکہزار چھہ سو اسي سنه ۱۶۸۰ میں نکلا تھا اُسکي گرمي گرم لوهے کي گرمي سے دوهزار گُن زیادي تھي اور بعضے عقلمند نے کہا هی که اگر دُمدار ستارے کي طرح کوئي بڑي چیز اور سریع الحرکت زمین پر گرے تو یقین هی که تمام دنیا ایکبارگي نیست نابود هوجاے ٭

جزیرۂ فیرو میں جانوروں کو کسطرح شکار کرتے هیں اُسکا بیان

جزیرۂ فیرو کے جانوروں کا شکار ایسا عجیب و غریب اور مشکل هی که قابل بیان اور لائق

سُنّے کے ہی لوگ اپني حاجت روائي اور رفع ضرورت کے لئے عجیب صنعتیں اور حکمتیں ایجاد کرتے ہیں- بلند ساحلوں میں سے بعضے اُسطرح کے ساحل جنمیں ڈھونڈھنے لایق چیزیں اور شکار کے قابل جانوریں ہیں آٹھہ سی ہاتھہ اونچا پائے گئے ہیں اور چڑیي مار سب اپنے ہتھیار سے شکار کرنے کے لئے کبھي نیچے کبھي اوپر سے اُنپر حملہ کرتے ہیں* چار سو ہاتھہ کے مقدار ایک رسّي رکھتي ہی اُسکے ایک سرے کو اپني کمر میں باندھکے اپنے دو ران کے اندر سے باہر لاتے ہیں اور چھہ آدمي جو غار کے باہر رہتے ہیں وے غار کے کنارے ایک لکھڑي رکھتے ہیں تاکہ رسّي پتھرکي تیزي سے کٹ نہ جاے- تب وہ شکاري خدا تعالی کے فضل پر تکیہ کرکے اُن چھہ آدمي کے ہاتھہ میں رسي کے دوسرے سرے کو دیکے اُسي رسي کو تھامکے غار کے اندر آترتا ہی اور اُس رسي سے مہین اور ایک رسي کو اپنے جسم میں باندھتا ہی* جسوقت اُسے اوپر آنے یا نیچے جانے کا درکار ہوتا ہی یا ایک جگہہ سے دوسري جگہہ میں جانے کا

درکار هو تب اُس مهین رسي کو هلاکر اوپر کے لوگونکو خبر کرتا هی * لیکن غار کے اندر ایک جگهه سے دوسري جگهه میں جانا بڑي مشکل هی کیونکه بعضے وقت پتهر کے ٹکڑے شکاري کے سرپر گرتا هی اگر اُسکے سرپر موٹي اور دبیز ٹوپي نرهے تو مرجاے اور بڑا ٹکڑا پتهر اگر اُسکے سرپر گرے تو اُس ٹوپي سے بچاو نهیں هوتا هی * شکاریوں کي جوانمردي اور همت کے کام بهت هي عجیب وغریب هیں کیونکه شکاري اپنے پاوں کے زور سے غار کے اندر آٹهه یا دس هاتهه تک کودتے هیں اور اپني نگاه کو خوب درست اور برقرار کرکے جانور کے گهونسلوں کو دیکهکے اسي طرح پاوں کے زور سے کودکے غار کے اندر گهستے هیں اور اندهیرے غاروں میں بعضے جگهه جانور رهتے هیں اُس جگهه میں شکاري جاکے اُس رسي کو اپنے بدن سے کهولکے پتهر کے ساتهه باندهتے هیں بعد اُسکے جانوروں کو بے پروائي سے پکڑتے هیں اور اُس رسي کو کمر میں پهر باندهتے هیں اور اُسے اپنے بچاو کا وسیله جانتے هیں * بعضے جگهه میں پاوں کے زور سے کود کر غار کے اندر سے باهر

آتے هیں اور بڑے بڑے جانور کو جو اڑ سکتے هیں ایک لکڑي کے سرپر پهندا لگاکے شکار کرتے هیں تاکه اُسے کهینچکے اوپر اُتها ویں * بڑي شجاعت اور جوانمردي سے جن دولت کو حاصل کیا هی بانٹ لیتے هیں اور جانوروں کے پروں کو دوسرے ملکوں میں بهیجنے کے لئے تیار کرتے هیں اور جانوروں کا گوشت اُسوقت تهوڑا کهاتے هیں اور جاڑے کے موسم میں کهانے کے لئے تهوڑا اُسکا رکهه چهوڑتے هیں *

نیچے سے شکار کرنا بهي مشکل هی شکاري سب کشتي پر سوار هوکے شکار کهیلنے جاتے هیں جب اُن ساحلوں کے نیچے پهنچتے هیں اُنکے بیچ میں سے جو عالیهمت هی رسي کمر میں باندهکے اور ایک لگّي اپنے ساتهه لیکے جسطور سے درخت پر چڑهتے هیں اسیطرح اُسپر چڑهه جاتے هیں * کبهي ایسا اِتفاق بهي هوتا هی که اپنے ساتهي میں سے کسي کي مدد واِعانت سے چڑهه جاتے هیں یعنے ساتهیوں میں سے ایک شخص دوسرے کو تهامکے جهاں تک اُسکا هاتهه پهنچتا هی پهنچا دیتا هی بعد اُسکے وهي

ساتھي اپنے هاتهہ میں ایک لاتھي تهامتا هی اور
اُسي لاتھي سے اُسے اوپر پهنچا دیتا هی یہاں تک
که وہ اُسے کسي ایک جگہہ میں پهنچا دیتا هی * پس
جب وہ کسي جگہہ میں تھہرنے پاتا هی ایک
رسي نیچے ڈالتا هی اُسوقت اُسکے ساتھیوں میں
سے کوئي شخص رسي کو تهامتا هی تب اُس رسي کو
تهامکے اُسے اوپر اُٹها لیتا هی بعد اُسکے وهي دو شخص
اپنے تمام ساتهیوں کو اُسي لگّي کے وسیلے اوپر اُٹها
لیتے هیں * پهر وهانسے آگے کے طور پر چڑهتے هین
یہاں تک که جانوروں کے کهوندهے تلک پهنچکے
چاروں طرف جانوروں کو ڈهونڈهتے هیں * دو شخص
اکٹھے هوکے ڈهونڈهتے هیں اور اُن دونوں میں
سے ایک شخص اپني کمر میں رسي باندهکے لٹکجاتا
هی اور دوسرا شخص رسي تهامکے اوپر رهتا هی *
جو شخص رسي کمر میں باندهکے لٹکجاتا هی اُسي
حالت وهیئت سے لٹکتے هوئے چاروں طرف جانورونکو
ڈهونڈهتا هی اور جو شخص رسي تهامکے اوپر رهتا
هی اُسکے هاتهہ میں اِسکا جان معلّق رهتا هی *
کبهي ایسا اِتفاق هوتا هی که جو شخص اوپر رهتا

هی نیچے لٹکنیوالے کو بھاري هونے کے سبب
سے سنبھال نہیں سکتا هی رسي هاتهه سے چھوت
جاتي هی اور دونوں گرکے مرجاتے هیں * غرض وے
اِسیطرح جانوروں کو شکار کرتے هیں اور اُس کشتي پر
جو بلند ساحل کے نیچے رهتي هی ڈالتے هیں اور
اسیطور سے اُن ساحلوں کے غار میں چھه سات
دن تک رهتے هیں - رات کو بھي وهاں شب
باش هوتے هیں *

* تمام شد *

فهرست

IMPERIAL